

کچھ مانگے، تو وہ رسوا نہیں ہوتا

892 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَيْسَى بْنِ السِّكِّينِ الْبَلَدِيُّ بِوَأَسْطَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ الرَّهَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

(متن حدیث): أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي يَدْعُو، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُكَ أَنْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ، الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ، وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أُجَابَ، وَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْهُ؟ فَقَالَ: أَخْبِرْهُ، فَأَخْبَرْتُ أَبَا مُوسَى فَقَالَ: لَنْ تَزَالَ لِي صَدِيقًا. (2:1)

قَالَ زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ زُهَيْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ السَّبَّيْعِي يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ.

عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا اور دعا مانگ رہا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا۔

”اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں اور میں تجھے گواہ بنا کے یہ کہتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو

ایک ہے اور صمد ہے، جس نے کسی کو نہیں جنم دیا اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا نہ ہی کوئی اس کا ہم سر ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم کے ذریعے مانگا ہے کہ جب اس کے ویلے سے مانگا جائے تو وہ عطا کرتا ہے جب اس کے ویلے سے دعا مانگی جائے تو وہ دعا کو قبول کرتا ہے۔

پھر ایک شخص مسجد کے پہلو میں قرأت کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو حضرت داؤد علیہ السلام کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے۔ یہ عبداللہ بن قیس (یعنی ابو موسیٰ اشعری) ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اسے بتا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے بتا دو میں نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا تم ہمیشہ میرے دوست رہو گے۔

892 - إسنادہ صحیح، وهو مطول ما قبله، وأخرجه الترمذی مختصراً (3475) فی الدعوات: باب جامع الدعوات عن النبی

صلى الله عليه وسلم، عن جعفر بن محمد

زید بن حباب نامی راوی کہتے ہیں۔ میں نے یہ روایت زہیر بن معاویہ کو سنائی تو انہوں نے کہا: میں نے ابواسحاق سمعی کو یہ حدیث مالک بن مغول کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے:

ذِكْرُ اسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِي اِذَا سَالَ الْمَرْءُ رَبَّهُ اَعْطَاهُ مَا سَالَ

اللہ تعالیٰ کے اس عظیم اسم کا تذکرہ کہ جب آدمی (اس کے وسیلے سے) اپنے پروردگار سے مانگتا ہے تو پروردگار اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے جو اس نے مانگی ہو

893 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَخِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْحَلْفَةِ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَلَمَّا رَكَعَ سَجَدَ وَتَشَهَّدَ، دَعَا، فَقَالَ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحْنَانُ الْمَنَّانُ، بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَتَّى يَا قَيَّامُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا؟ قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ دَعَا بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهِ اَجَابَ، وَاِذَا سئِلَ بِهِ اَعْطَى. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَفْصُ هَذَا: هُوَ حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَخُو

إِسْحَاقَ بْنِ أَخِي أَنَسِ لَأَقْبَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا جب وہ رکوع میں گیا۔ اس نے سجدہ کیا اور تشہد پڑھ لیا، تو پھر اس نے دعا مانگتے ہوئے یہ کہا۔

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بے شک حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، تو حنان اور

منان ہے۔ (بڑا مہربان اور احسان کرنے والا ہے) آسمان اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے جلال اور اکرام والے زندہ

اور ہر چیز کے قائم رکھنے والے اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں“۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ شخص کسی کے وسیلے سے دعا مانگ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا:

893- خلف بن خلیفہ: هو ابن صاعد الأشجعي الكوفي: صدوق إلا أنه اختلط بأخرة، لكنه قد توبع عليه، وباقي رجاله

ثقات. وأخرجه النسائي 3/52 في السهو: باب الدعاء بعد الذكر، عن قتيبة بن سعيد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/158 و245،

وأبو داود (1495) في الصلاة: باب الدعاء، والبخاري في الأدب المفرد (705)، والبعث في شرح السنة (1258) من طرق عن

خلف ابن خلیفہ، به، وصححه الحاكم 1/503-504 ووافقه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/272، وأحمد 3/120، وابن ماجه

(3858) في الدعاء: باب اسم الله الأعظم.

اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے اس عظیم اسم کے واسطے سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کے واسطے سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے اور جب اس کے واسطے سے کوئی چیز مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حفص نامی راوی حفص بن عبد اللہ بن ابوطلمہ ہے جو اسحاق کا بھائی ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے شریک بھائی کا بیٹا ہے۔

ذِكْرُ اسْتِحْبَابِ تَفْوِيضِ الْمَرْءِ لِلْأُمُورِ كُلِّهَا إِلَى بَارِيهِ مَعَ سُؤَالِهِ إِيَّاهُ الدَّقَّ وَالْجَلَّ مِنْ أَسْبَابِهِ
اس بات کا تذکرہ کہ یہ بات مستحب ہے آدمی اپنے تمام امور کو اپنے پروردگار کو تفویض کر دے اور اس کے ہمراہ اپنے اسباب میں سے ہر چھوٹی بڑی چیز اسی سے مانگے

894 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا قَطْنُ بْنُ نَسِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَيْسَ أَلْأَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا، حَتَّى شَسَعَ نَعْلَهُ إِذَا انْقَطَعَ. (2:1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہر شخص کو اپنی تمام حاجات اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے۔“

895 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى بِخَبَرٍ غَرِيبٍ، قَالَ: (حَدَّثَنَا) قَطْنُ بْنُ نَسِيرٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): لَيْسَ أَلْأَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا، حَتَّى شَسَعَ نَعْلَهُ إِذَا انْقَطَعَ. (2:1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم میں سے ہر ایک کو اپنی حاجات اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا (تسمہ) ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہئے۔“

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ بِهِذَا الْأَمْرِ

اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے

896 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ أَبِي

هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ، فَإِنَّهُ لَا يَتَعَاطَمُ عَلَى اللَّهِ شَيْءٌ. (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی شخص دعا مانگتا ہے اس میں رغبت کو زیادہ کرے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز بھی بڑی (یعنی شکل) نہیں ہے۔“

ذِكْرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ دُعَاءَ الْمَرْءِ بِأَوْثِقِ عَمَلِهِ قَدْ يُرْجَى لَهُ إِجَابَةُ ذَلِكَ الدُّعَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، آدمی کا اپنے سب سے زیادہ قابل وثوق عمل

کے وسیلے سے دعا مانگنے میں اس بات کی امید کی جاسکتی ہے کہ وہ دعا مستجاب ہوگی

897 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ

جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَرَجَ ثَلَاثَةَ يَتِمَّاشُونَ، فَأَصَابَهُمْ مَطَرٌ، فَدَخَلُوا

كَهْفٍ جَبَلٍ، فَانْحَطَّ عَلَيْهِمْ حَجَرٌ فَسَدَّ عَلَيْهِمُ الطَّرِيقَ، فَقَالُوا: اذْعُوا اللَّهُ بِأَوْثِقِ أَعْمَالِكُمْ.

فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَإِنِّي رُحْتُ يَوْمًا فَحَلَبْتُ

لَهُمَا، فَاتَيْتُهُمَا وَهُمَا نَائِمَانِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ أَنْ أَسْقِيَ وَكَلِدِي، وَصَبَبْتِي عِنْدَ رِجْلَيْ

يَتَضَاعُونَ، فَمُمْتُ فَإِنَّمَا حَتَّى انْفَجَرَ الصُّبْحُ فَسَقَيْتُهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ

وَخَشْيَةِ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا وَارِنَا السَّمَاءَ قَالَ: فَانْفَرَجَ فُرْجَةٌ فَرَأَوْا السَّمَاءَ.

896- هو مكرر الحديث (866)، فانظر تخريجه هناك. (2) هو مكرر ما قبله. (3) إسناده صحيح على شرط مسلم،

وأخرجه أحمد 2/457، 458 من طريق شعبة، ومسلم (2679) في الذكر: باب العزم بالدعاء، والبغوي في شرح السنة (1303)،

من طريق إسماعيل بن جعفر، والبخاري في الأدب المفرد (607)

897- إسناده صحيح، وأخرجه البخاري (2215) في البيوع: باب إذا اشترى شيئاً لغيره بغير إذنه فرضي، عن يعقوب بن

إبراهيم، ومسلم (2743) في الذكر: باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، عن إسحاق بن منصور وعبد بن حميد، ثلاثتهم عن أبي عاصم،

بهذا الإسناد. وأخرجه البخاري (2333) في الحرث والزراعة: باب إذا زرع بمال قوم بغير إذنهم، عن إبراهيم بن المنذر، ومسلم

(274) في الذكر والدعاء، عن محمد بن إسحاق المصبي، كلاهما عن أبي ضمرة عن أنس بن عياض، عن موسى بن عقبة به. وأخرجه

البخاري (3465) في أحاديث الأنبياء: باب حديث الغار و (5974) في الأدب: باب إجابة دعاء من برّ والديه، والبغوي في شرح

السنة (3420)، من طريقين عن نافع، به. وأخرجه أحمد 2/116، والبخاري (2272) في الإجارة: باب من استأجر أجيراً فترك

أجره، ومسلم (2743) في الذكر والدعاء، من طريقين عن سالم بن عبد الله، عن ابن عمر، به. وفي الباب عن أبي هريرة سيرد برقم

(971).

وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمِّ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ
وَأَنِّي سَأَلْتُهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ لَا حَتَّى تَأْتِيَنِي بِمِئَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا فَاتَيْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ
رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَفْضُ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَتَرَكْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ
رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا وَارِنَا السَّمَاءَ قَالَ: فَزَالَتْ قِطْعَةٌ مِنَ الْحَجَرِ وَرَأَوُا السَّمَاءَ.

وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَعْمَلْتُ أَحْيِرًا بِفَرَقٍ مِنَ الْأَرَزِّ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ أَعْطَيْتُهُ فَلَمْ يَأْخُذْ أَجْرَهُ
وَتَسَخَّطَهُ فَأَخَذْتُ الْفَرَقَ فَرَزَعْتُهُ حَتَّى صَارَ مِنْ ذَلِكَ بَقْرًا وَعَنَمًا فَاتَانِي بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، وَلَا
تَظْلِمْنِي أَجْرِي فَقُلْتُ خُذْ هَذِهِ الْبَقْرَ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ، وَلَا تَهْزَأْ بِي قُلْتُ مَا أَهْزَأُ بِكَ فَهَوَّ لَكَ وَلَوْ شِئْتُ
لَمْ أُعْطِهِ إِلَّا الْفَرَقَ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وَخَشْيَةَ عَذَابِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَزَالَ
الْحَجَرُ وَخَرَجُوا. (3: 6)

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”تین آدمی چلتے ہوئے جا رہے تھے انہیں بارش نے آلیا وہ لوگ ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے۔ ایک پتھران پر
آکر گرے اور اس نے راستے کو بند کر دیا، تو ان لوگوں نے کہا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے اپنے سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کے
وسیلے سے دعا مانگو۔“

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے۔ ایک دن میں شام
کے وقت گھر آیا۔ میں نے ان دونوں کے لئے دودھ دوہ لیا جب میں ان کے پاس آیا تو وہ دونوں سوچکے تھے۔ مجھے انہیں بیدار کرنا
اچھا نہیں لگا اور مجھے یہ بات بھی اچھی نہیں لگی کہ میں اپنے (ماں باپ سے پہلے) اپنے بچوں کو دودھ پلا دوں۔ میرے بچے میرے
پاؤں میں بلبلاتے رہے، لیکن میں کھڑا رہا، یہاں تک کہ صبح ہوئی وہ (بیدار ہوئے) تو میں نے ان دونوں کو پلایا۔ اے اللہ! اگر تو یہ
بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید میں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ عمل کیا تھا، تو کشادگی نصیب کر اور ہمیں
آسمان دکھا دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تھوڑی سی کشادگی ہوگی اور انہیں آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو
یہ بات جانتا ہے میری ایک چچا زاد تھی جس سے میں شدید ترین محبت کرتا تھا جتنی محبت مرد عورتوں سے کرتے ہیں میں نے ایک مرتبہ
اس کے قرب کا مطالبہ کیا، تو اس نے کہا: جی نہیں جب تک تم مجھے ایک سو دینار ادا نہیں کرو گے میں تمہارے (قریب نہیں آؤں گی)
میں نے اس کے لئے کوشش کی اور وہ رقم اکٹھی کر کے اس کے پاس آیا جب میں اس کی مانگوں کے درمیان بیٹھ گیا، تو اس نے کہا:
اے اللہ کے بندے، تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناحق طور پر مہر کو نہ توڑو، تو میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا
ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ عمل کیا تھا، تو میں کشادگی نصیب کر اور ہمیں
آسمان دکھا دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو پتھر کا ایک ٹکڑا ہٹ گیا اور انہوں نے آسمان کو دیکھ لیا۔

تیسرے شخص نے یہ کہا: اے اللہ! میں نے چاولوں کی مخصوص مقدار کے عوض میں ایک شخص کو ملازم رکھا جب رات کا وقت ہوا،

تو میں نے اس کا معاوضہ ادا کیا، لیکن اس نے اپنا معاوضہ نہ لیا وہ اس سے ناراض ہو گیا۔ میں نے چاولوں کے پیمانے کو لیا اور میں نے اس کے ساتھ کھیتی باڑی شروع کی، یہاں تک کہ وہ گائے اور بکریوں میں تبدیل ہو گئے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور بولا: اے اللہ کے بندے! تم اللہ سے ڈرو اور میرے معاوضے میں زیادتی نہ کرو، تو میں نے اس سے کہا یہ گائے اور ان کے چرواہے کو لے لو، تو اس نے کہا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ یہ تمہارے ہیں اگر میں چاہتا، تو اسے صرف چاولوں کا ایک پیمانہ دے سکتا تھا۔ اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا، تو ہمیں کشادگی نصیب کر، تو وہ پتھر وہاں سے ہٹ گیا اور وہ لوگ باہر آ گئے۔

ذِكْرُ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ أَنْ لَا يُضِلَّهُ بَعْدَ إِذْ مَنْ عَلَيْهِ بِإِسْلَامٍ لَهُ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ

اس بات کا تذکرہ کہ بندے کو اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جب اس نے اسلام کے

ذریعے بندے پر احسان کر دیا ہے، تو پھر اسے گمراہ نہ کرے اور بندہ اس پر توکل کرے

898 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ

بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلَمْتُ، وَبِكَ أَمَنْتُ،

وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنْبَتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، أَعُوذُ بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي، أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْحَيُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا میں تجھ پر ایمان لایا میں نے تجھ پر توکل کیا میں نے تیری طرف رجوع

کیا میں تیری مدد سے جھگڑا کرتا ہوں۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو

مجھے گمراہ کر دے، تو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی جب کہ تمام جنات اور انسان مر جائیں گے۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ الدُّعَاءِ قَبْلَ هِدَايَةِ اللَّهِ إِيَّاهُ لِلْإِسْلَامِ وَبَعْدَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے بندے کو اسلام کی ہدایت نہ دی ہو اس سے پہلے اور اس

کے بعد کون سی دعا مانگنا آدمی کے لئے ضروری ہے؟

899 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْعَابِدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ

الْعَجَلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِي، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: (متن حدیث): أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ خَيْرَ لِقَوْمِهِ مِنْكَ، كَانَ يُطْعِمُهُمُ الْكَبِدَ وَالسَّنَامَ، وَأَنْتَ تَنْحَرُهُمْ، فَقَالَ لَهُ: مَا شَاءَ اللَّهُ، فَلَمَّا آرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ، قَالَ: مَا أَقُولُ؟، قَالَ: قُلِ: اللَّهُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِي عَلَى أَرْشِدِ أَمْرِي فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي آتَيْتُكَ فَقُلْتُ: عَلِمْنِي، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِي عَلَى أَرْشِدِ أَمْرِي، فَمَا أَقُولُ الْآنَ حِينَ أَسْلَمْتُ؟، قَالَ: قُلِ: اللَّهُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي، وَاعْزِمْ لِي عَلَى أَرْشِدِ أَمْرِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ، وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا جَهَلْتُ. (1: 104)

✽ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے مقابلے میں جناب عبدالمطلب قوم کے حق میں زیادہ بہتر تھے۔ وہ انہیں کھانے کے لئے (اونٹوں کے) جگر اور کوبان دیا کرتے تھے جبکہ آپ انہیں ذبح کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی جو اللہ کو منظور تھا وہ اس نے کہا: جب وہ واپس جانے لگا تو اس نے دریافت کیا: میں کیا پڑھا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

”اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ معاملے پر پختہ کر دے۔“
پھر وہ شخص چلا گیا۔ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ (کچھ عرصے بعد وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس آیا تھا۔ میں نے یہ عرض کی تھی کہ آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیجئے، تو آپ نے یہ کہا تھا۔

”اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت والے معاملے پر پختہ کر دے۔“
اب جب میں نے اسلام قبول کر لیا، تو پھر میں کیا کہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔
”اے اللہ! تو مجھے میری ذات کے شر سے بچالے اور مجھے سب سے زیادہ ہدایت والے معاملے پر پختہ کر دے اے اللہ! جو کچھ میں نے پوشیدہ طور پر کیا یا اعلانیہ طور پر کیا، جو کچھ میں نے غلطی سے کیا، جو کچھ جان بوجھ کے کیا اور جو کچھ بھی لاعلمی سے کیا، ان سب کی مغفرت کر دے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالَ الرَّبِّ جَلًّا وَعَلَا زِيَادَةَ لَهُ فِي الْهُدَى وَالتَّقْوَى

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے، وہ اپنے پروردگار سے یہ دعائیں مانگے کہ وہ اس

899- إسنادہ صحیح. وأخرجه أحمد 1/302 عن عبد الصمد بن عبد الوارث، بهذا الإسناد وأخرجه البخاری (7383) فی التوحید باب قول الله تعالى: (وهو العزيز الحكيم)، مختصراً، ومسلم (2717) فی الذکر والدعاء: باب التعوذ من شر ما عمل. عن حجاج بن الشاعر، والنسائی فی الكبرى كما فی التحفة 5/269 عن عثمان بن عبد الله.

کی ہدایت اور پرہیزگاری میں اضافہ کرے

900 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى،

وَالْتَقَى، وَالْعَفَافَ، وَالْغَنَى. (5: 12)

✽✽ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت پرہیزگاری پاک دائمی اور خوش حالی کی دعا مانگتا ہوں۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا الْهِدَايَةَ لِأَرْشَادِ أُمُورِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے معاملات میں سب

سے بہتر کی طرف رہنمائی کی دعا مانگے

901 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ،

عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، وَامْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي (ذُنُوبِي) وَخَطَايَايَ وَعَمْدِي، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَهْدِيكَ لِأَرْشَادِ أُمُورِي، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي. (5: 12)

✽✽ حضرت عثمان بن ابوالعاص اور قریش سے تعلق رکھنے والی خاتون نے یہ بات بیان کی ہے ان دونوں نے

900- إسناده صحيح، وهو في المستدرک 1/510 من طريق أحمد بن حازم، عن عبيد الله بن موسى، بهذا الإسناد.

وصححه، ووافقه الذهبي. وأخرجه أحمد 4/444 عن حسين، عن شيان، والطحاوي في مشكل الآثار 3/272-213 من طريق

زكريا بن أبي زائدة، كلاهما عن منصور، به. وأخرجه الترمذی (3483) في الدعوات، والطبرانی 18/174، والبخاری في التاريخ

3/1 من طرق عن أبي معاوية، عن شبيب بن شيبه، عن الحسن البصري، عن عمران بن حصين، بنحوه. وقال الترمذی: هذا حديث

حسن غريب. وانظر الطبرانی 18/103 و 115 و 185-186 و 238. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/172، وقال: رواه

أحمد، والبخاري، والطبرانی بنحوه.

901- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 1/411، و 416 و 437، ومسلم (2721) في الذكر والدعاء: باب التعوذ من شر ما

عمل ومن شر ما لم يعمل، والترمذی (3489) في الدعوات، والبخاری في الأدب المفرد (67)، من طرق عن شعبة، بهذا الإسناد.

وأخرجه مسلم (2721)، وابن ماجه (3832) في الدعاء: باب دعاء رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إسناده صحيح، وحماد بن

سلمة سمع من سعيد الجريري قبل أن يختلط، وأخرجه أحمد 4/21 و 217، والطبرانی في الكبير (8369) من طريقين عن حماد بن

سلمة، بهذا الإسناد، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/177، وقال: رواه أحمد، والطبرانی... ورجلها رجال الصحيح.

نبی اکرم ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے:

”اے اللہ! تو میرے ذنب، میری خطاؤں اور میری عمد کی مغفرت کر دے۔“

جبکہ دوسرے راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے:

”اے اللہ! میں اپنے معاملات میں تجھ سے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ رہنمائی طلب کرتا ہوں اور میں اپنی ذات کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا صَرَفَ قَلْبِهِ إِلَى طَاعَتِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کے

دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے

902 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ،

عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِطِّيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّ قُلُوبَ ابْنِ آدَمَ مُلْقَى بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يَصْرِفُهُ كَيْفَ يَشَاءُ ثُمَّ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اصْرِفْ قُلُوبَنَا إِلَى طَاعَتِكَ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”بے شک اولادِ آدم کے تمام قلوب رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ایک قلب کی مانند ہیں وہ جسے چاہتا ہے اسے پلٹ دیتا ہے۔“

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا مانگی:

”اے اللہ! تو ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف پھیر دے۔“

902 - إسنادہ صحيح، وأخرجه أحمد 2/168، ومسلم (2654) في القدر: باب تصريف الله تعالى القلوب كيف شاء، وأبو

بكر الآجری فی تنزیہ الشریعة ص 316، والبیہقی فی الأسماء والصفات ص 147، وابن أبي عاصم فی السنة 1/100 من طریق عن عبد الله بن يزيد المقرئ، به. وأخرجه النسائي في الكبرى كما في التحفة 6/351 من طريق ابن المبارك عن حيوة، به. وأخرجه أحمد 2/173 من طريق يحيى بن غيلان، عن رشدين، عن أبي هانئ الخولاني، به. وفي الباب عن النواس بن سمعان عند الآجری ص 317، والبیہقی ص 148، والحاكم 1/525، وصححه، ووافقه الذهبي، وعن أم سلمة وأنس وعائشة عند الآجری

ص 317-318.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ صَلَاةَ الدَّاعِي رَبَّهُ عَلَى صِفَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُعَائِهِ

تَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ عِنْدَ عَدَمِ الْقُدْرَةِ عَلَيْهَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جب اپنے پروردگار سے دعا مانگنے والا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا مانگنے کے طریقے کے مطابق دعا مانگتا ہے تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ بن جاتی ہے جبکہ اسے صدقہ کرنے کی قدرت حاصل نہ ہو

903 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ

يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ دَرَّاجًا حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا الْهَيْثَمِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): أَيَّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ، فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

وَرَسُولِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، فَإِنَّهَا زَكَاةٌ

وَقَالَ: لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتَّى يَكُونَ مِنْتَهَا الْجَنَّةُ. (2:1)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جس بھی مسلمان شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ یہ دعا مانگے۔

”اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں ان پر درود نازل کرو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں اور

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر درود نازل کر

تو یہ چیز زکوٰۃ ہوگی۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”مومن کبھی بھی بھلائی کے حوالے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا ٹھکانہ جنت ہوتی ہے۔“

حَطُّ الْخَطَايَا عَنِ الْمُصَلِّي عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے شخص کے اس عمل کی وجہ سے اس

کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں

904 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ

بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ

خَطِيئَاتٍ. (2:1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا اور اس کی دس خطاؤں کو ختم کر دے۔“

ذِكْرُ كِتَابَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّةً وَاحِدَةً

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کر لیتا ہے، جو اس کے محبوب حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے

905 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً، كُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ. (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

904- إسناده ضعيف، لضعف دراج في روايته عن أبي الهيثم، وأخرجه البخارى في الأدب المفرد (640) من طريق يحيى

بن سليمان وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/167 دون قوله لا يشع ... ، وقال: رواه أبو يعلى، وإسناده حسن. وله شاهد من
حديث أبي هريرة عند ابن أبي شيبة 2/517 بلفظ صلوا على فإن الصلاة على زكاة لكم. وأخرج القسم الثاني منه: الترمذی
(2686) في العلم: باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة، عن عمر بن حفص الشيباني.

905- إسناده صحيح، وأخرجه ابن أبي شيبة 2/517، وأحمد 3/102، 261، والبخارى في الأدب المفرد (643)،

والنسائي 3/50 في السهو: باب الفضل في الصلاة على النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وفي عمل اليوم والليلة (62) و (362) و
(363)، من طرق. وصححه الحاكم 1/550، ووافقه الذهبي. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (63) من طريق عن يونس،
عن بريد، عن الحسن، عن أنس. وفي الباب عن أبي هريرة في الروايتين التاليتين، وعن أبي طلحة سيرد برقم (915)، وعن عبد الله
بن عمرو عند مسلم (384) في الصلاة. باب استحباب القول مثل قول المؤذن، والترمذی (3614) في المناقب: باب في فضل
النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي 2/25 في الأذان: باب الصلاة على النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد الأذان، وفي عمل اليوم
والليلة (45)، وعن عمير بن نيار الأنصاري عند النسائي في عمل اليوم والليلة (64) وعن أبي بردة بن نيار عند النسائي (65)
والبزار (3160) وعن عبد الرحمن بن عوف عند ابن أبي شيبة 2/518، وعن عامر بن ربيعة عند البزار (3161).

”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔“

ذِكْرُ تَفْضُلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُصَلِّي عَلَى صَفِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَرَّةً وَاحِدَةً بِمَغْفِرَتِهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ

اس بات کا تذکرہ کہ جو شخص اللہ کے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ

تعالیٰ اس پر یہ فضل کرتا ہے اس کی دس مرتبہ مغفرت کرتا ہے

906 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْجَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ

الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ عَشْرًا. (2:1)

ﷺ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔“

ذِكْرُ رَجَاءِ دُخُولِ الْجَنَانِ الْمُصَلِّي عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذِكْرِهِ مَعَ

خَوْفِ دُخُولِ النَّيِّرَانِ عِنْدَ اغْضَائِهِ عَنْهُ كُلَّمَا ذَكَرَهُ

اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت آپ پر درود بھیجنے والے شخص کے

جنت میں داخل ہونے کی امید کی جاسکتی ہے اور جو شخص آپ کے ذکر کے وقت آپ پر درود نہیں

بھیجتا اس کے جہنم میں داخل ہونے کا اندیشہ ہے، خواہ وہ جب بھی آپ کا ذکر کرے

906 - إسنادہ صحيح، وخالد بن عبد الله: هو ابن عبد الرحمن بن يزيد الطحان الواسطي المزني، وأخرجه إسماعيل القاضي

في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رقم (11) من طريق بشر بن المفضل، عن عبد الرحمن بن إسحاق، به. وبهذا اللفظ

أخرجه أحمد 2/262 من طريق أبي كامل، مجمع الزوائد 10/160 ورجال الصحيح. وانظر ما يأتي. (3) صحيح، وأخرجه

أحمد 2/372 و375، ومسلم (408) في الصلاة: باب الصلاة على النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد التشهد، وأبو داود (1530) في

الصلاة: باب في الاستغفار، والترمذي (485) في الصلاة: باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي

3/50 في السهو: باب الفضل في الصلاة على النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والدارمي 2/317 في الرقاق: باب في فضل الصلاة على

النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبخاري في الأدب المفرد (645) من طرق عن إسماعيل بن جعفر، به. وأخرجه أحمد 2/485 من

طريق زهير وأبي عامر، وإسماعيل القاضي في فضل الصلاة على النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برقم (9) من طريق محمد بن جعفر،

كلاهما عن العلاء، به.

907 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَامَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

(متن حدیث): أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ،

اِنَّكَ حِيْنَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ قُلْتَ: اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ، قَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ اٰتَانِي، فَقَالَ: مَنْ اَذْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ

يُغْفِرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ، وَمَنْ اَذْرَكَ اَبُوَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يَبْرَهْمَا، فَمَاتَ

فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ، وَمَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ

فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْنَ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ. (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ نے فرمایا: آمین، آمین، آمین۔ عرض کی

تھی: یا رسول اللہ! جب آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے آمین، آمین، آمین کہا اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ (اسے

اپنی رحمت سے) دور کرے آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔ جب کوئی اپنے ماں باپ کو پائے یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو

پائے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور مرنے کے بعد جہنم میں جائے تو اللہ تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے دور کرے) آپ

آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔

(پھر جبرائیل نے کہا) جس شخص کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے مرنے کے بعد جہنم میں چلا جائے تو اللہ

تعالیٰ (اسے اپنی رحمت سے دور کرے) آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہا۔

ذِكْرُ خَبْرٍ ثَانٍ يُصَرِّحُ بِمَعْنَى مَا ذَكَرْنَا

اس دوسری روایت کا تذکرہ جو ہمارے ذکر کردہ مفہوم کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے

908 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ اَذْرَكَ اَبُوَيْهِ عِنْدَ الْكَبِيْرِ،

907- إسنادہ حسن، وأخرجه البخاری فی الأدب المفرد برقم (646) من طریق محمد بن عبد الله، وإسماعيل القاضي (18)

من طریق أبي ثابت، كلاهما عن ابن أبي حازم، عن كثير، عن الوليد بن رباح، عن أبي هريرة. وأخرجه الزوار (3169)، وصححه ابن

خزيمة (1888) من طريق سليمان بن بلال، عن كثير بن زيد، بالإسناد المذكور. وورد بعده من طريق المقبري، عن أبي هريرة. وفي

الباب عن كعب بن عجرة، وأنس بن مالك، عند إسماعيل القاضي رقم (15) و (19)، وعن جابر بن عبد الله عند البخاری فی الأدب

المفرد (644)، وعن عمار بن ياسر، وعبد الله بن مسعود، وجابر بن سمرة، وعبد الله .

فَلَمْ يَدْخُلَاهُ الْجَنَّةَ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ، ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ. (2:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جو اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پائے اور وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کریں۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے رمضان کا مہینہ آجائے اور پھر اس شخص کی مغفرت ہونے سے پہلے وہ مہینہ گزر جائے۔“

ذِكْرُ نَفِي الْبُخْلِ عَنِ الْمُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے سے بخل کی نفی کا تذکرہ

909 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُصْعَبٍ بِسَنَجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: (متن حدیث): إِنَّ الْبُخِيلَ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ، فَلَمْ يَصِلْ عَلَيَّ. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَذَا أَشْبَهَ شَيْءٍ رَوَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَانَ الْحُسَيْنُ رَضُوَانَ اللَّهِ عَلَيْهِ حَيْثُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ إِلَّا شَهْرًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ وَلِدٌ لِلْيَالِ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ أَرْبَعٍ، وَابْنُ سِتِّ سِنِينَ وَأَشْهُرٍ إِذَا كَانَتْ لُغْتُهُ الْعَرَبِيَّةَ يَحْفَظُ الشَّيْءَ بَعْدَ الشَّيْءِ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک بخیل وہ ہے جس کے سامنے کہ میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ سب سے مستند روایت ہے جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ کیونکہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر سات سال سے ایک ماہ کم تھی۔ وہ یوں کہ وہ ۴ سن ہجری میں شعبان کے مہینے میں پیدا ہوئے تھے اور جب ان کی عمر چھ سال اور چند ماہ تھی اس وقت وہ عربی کی بہت ساری چیزیں یکے بعد دیگرے یاد کر رہے تھے۔

909- إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وأخرجه إسماعيل القاضي برقم (16) من طريق مسدد عن بشر بن المفضل بهذا الإسناد، وأخرجه الحاكم 1/549، شاهداً لحديث الحسين بن علي الآتي بعده. وأخرجه أحمد 2/254، والترمذي (3545) في الدعوات: باب قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيِّ، عَنِ رُبَيْعِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ صَلَاةَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أُمَّتِهِ
تُعْرَضُ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے اس کا درود آپ کی قبر مبارک میں آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

910 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ،

قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ،

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ، وَفِيهِ قُبُضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ

الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوا: وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ

أَرَمْتُمْ؟، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَامَنَا. (2:1)

حضرت اوس بن اوسؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا جمعے کا دن ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا

کیا۔ اسی دن ان کا انتقال ہوا۔ اسی دن پہلی مرتبہ پھونک ماری جائے گی؛ جب اسی دن قیامت آئے گی تو تم اس دن

میں مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے عرض کی: ہمارا درود آپ کے

910 - إسناده قوى، رجاله ثقات رجال مسلم ما عدا عبد الله بن علي، وقد روى عنه جمع، ووثقه المؤلف. وأخرجه الترمذی

(3546) فی الدعوات، والنسائی فی عمل الیوم واللیلة (56) من طرق عن أبی عامر العقدی، به. وأخرجه أحمد 1/201، والنسائی

فی الکبریٰ کما فی التحفة 3/66، وفی عمل الیوم واللیلة (55)، وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة (384)، وأبو یعلیٰ (6776)،

وإسماعیل القاضی فی فضل الصلوة علی النبی (32) من طرق عن سلیمان بن بلال بهذا الإسناد، وقال الترمذی: حسن صحیح،

وصححه الحاکم 1/549، ووافقه الذہبی، وقد تابع سلیمان بن بلال إسماعیل بن جعفر عند إسماعیل القاضی (35)، وتابعه أيضاً

علیه عبد الله بن جعفر بن نجیح. إسناده صحیح، رجاله رجال الصحیح، حسین بن علی هو: الجعفی، وهو فی صحیح ابن خزيمة

برقم (1733). وأخرجه أحمد 4/8، وابن أبی شیبة 2/516 ومن طریقہ ابن ماجة (1085) فی الإقامة: باب فضل الجمعة، عن

حسین بن علی الجعفی، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (1047) فی الصلوة: باب تفریح أبواب الجمعة، عن هارون ابن عبد الله، و

(1531) فی الصلوة: باب فی الاستغفار، عن الحسن بن علی، والنسائی 3/91-92 فی السهو باب إكثار الصلوة علی النبی صلی

الله علیه وسلم یوم الجمعة، عن إسحاق بن منصور، والدارمی 1/361، والطبرانی فی الکبیر (589)، من طریق عثمان بن أبی

شیبة، والبیہقی 3/248 من طریق أحمد بن عبد الحمید الحارثی، إسماعیل القاضی (22) وصححه الحاکم 1/278، ووافقه

الذہبی، وصححه النووی فی الأذکار.

سامنے کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ بوسیدہ ہوں چکے ہو گے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ”بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کے لئے یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ ہمارے (یعنی انبیاء) کے جسم کو کھائے۔“
 ذِكْرُ الْبَيَانِ بِأَنَّ أَقْرَبَ النَّاسِ فِي الْقِيَامَةِ يَكُونُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ كَانَ أَكْثَرَ صَلَاةً عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب
 وہ شخص ہوگا جو دنیا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا

911 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (متن حدیث): إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً. (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَامَةِ يَكُونُ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ، إِذْ لَيْسَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ أَكْثَرَ صَلَاةً عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ.

✪✪ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو (دنیا میں) مجھ پر زیادہ درود بھیجتا تھا۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریب علم حدیث کے ماہرین ہوں گے کیونکہ اس امت میں سے کوئی اور گروہ ان حضرات کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود نہیں بھیجتا ہوگا۔

911- وأخرجه البخاری فی تاریخہ الكبير 5/177، والخطيب في شرح أصحاب الحديث رقم (63) من طريق أبي بكر بن

أبي شيبة، به. وأخرجه ابن عدی فی الكامل فی الضعفاء 6/2342 من طريق الحسين بن إسماعيل، عن عمرو بن معمر العمري، عن خالد بن مخلد، به. وقد روى الحديث أيضاً عن عَبْدُ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ بِلا واسطة، وهو ما أخرجه الترمذی (484) فی الصلاة: باب ما جاء فی فضل الصَّلَاةِ عَلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عن محمد بن بشار، والبخاری فی، تاریخہ الكبير 5/177 من طريق محمد بن المثنى، ومن طريق الترمذی أخرجه البغوي فی شرح السنة (686). وأورده البخاری فی تاریخہ الكبير 5/177 عن ابراهيم بن المنذر.

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)

اس روایت کا تذکرہ جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وضاحت کرتی ہے

”اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور اہتمام سے سلام بھیجو“

912 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

وَكَيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ:

(متن حدیث): قَالَ لِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ. فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ

مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ؛ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ

مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. (12: 1)

عبد الرحمن بن ابولیل بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں یہ تو پیہ چل گیا ہے کہ ہم آپ پر سلام کیسے بھیجیں تو ہم

آپ پر درود کیسے بھیجیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔

912- إسناده صحيح، وأخرجه ابن ماجه (904) في إقامة الصلاة: باب الصلاة على النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، من طريق

علي بن محمد، عن وكيع، بهذا الإسناد. أخرجه مسلم (406) (67) في الصلاة: باب الصلاة على النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد

التشهد. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/507 من طريق وكيع، عن مسعر، عن الحكم، به. وأخرجه أحمد 4/241، والبخاري (6357) في

الدعوات، ومسلم (406) (66)، وأبو داود (976) و (977) في الصلاة، والنسائي 3/48 في السهو: باب كيف الصلاة على النبي

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وفي عمل اليوم والليلة (54)، وابن ماجه (904)، والدارمي 1/309 في الصلاة، من طرق عن شعبة، به.

وأخرجه عبد الرزاق (3105)، وأحمد 4/241 و 243، والبخاري (4797) في التفسير: باب (إن الله وملائكته يصلون على النبي)

، ومسلم (406) (68)، وأبو داود (978)، والترمذي (483) في الصلاة، والنسائي 3/47، والطبري في التفسير 22/43، من

طرق عن الحكم، به. وأخرجه الحميدي (711) و (712)، وأحمد 4/244، والبخاري (3370) في الأنبياء، وأبو عوانة 2/231،

232، 233، والشافعي 1/92، واسماعيل القاضي (56) و (57) و (58)، والطبراني في الكبير 19/116 و 123 و 124 و 125

(1061)، والطبراني في الصغير ص 193، والطحاوي في مشكل الآثار 3/72، وابن أبي شيبة 2/507، والنسائي في عمل اليوم

والليلة (359)، والبخاري (681)، من طرق عن عبد الرحمن بن أبي ليلي، به. وفي الباب عن أبي سعيد الخدري عند البخاري

(4798) في التفسير، وعن أبي حميد الساعدي عند البخاري (6360) في الدعوات، وعن أبي مسعود الأنصاري عند مسلم (405)

في الصلاة، وعن أبي هريرة عند النسائي في عمل اليوم والليلة (47)، وعن طلحة عند النسائي في السنن 3/48، وعن عقبه بن

خارجة عند النسائي 3/49، وفي عمل اليوم والليلة (53)، وعن عقبه بن عمرو عند ابن أبي شيبة 2/507، 508، وعن الحسن عند

ابن أبي شيبة 2/508.

”اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر جس طرح، تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک، تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر جس طرح، تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی تھی۔ بے شک، تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

ذِكْرُ كِتَابَةِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَاتِ لِمَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً

اللہ تعالیٰ کے اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کرنے کا تذکرہ

جو اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے

913 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ (1: 12)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ سَلَامِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْلُغُ آيَاهُ ذَلِكَ فِي قَبْرِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے شخص کا سلام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے

914 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ، عَنْ

سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَادَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يَبْلُغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ. (2: 1)

914 - إسناده صحيح، وهو مكرر (905). (2) إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، وعبد الله بن السائب هو الشيباني

الكندي. وأخرجه أحمد 1/441، والنسائي 3/43 في السهو، من طريق وكيع، به. وأخرجه عبد الرزاق (3116)، وابن أبي شيبة

2/517، وأحمد 1/387 و452، والنسائي 3/43، وفي عمل اليوم والليلة (66)، والدارمي 2/317 في الرقاق: باب في فضل

الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، والبخاري 1/295، وأبو يعلى 241/1/2 وأبو نعيم في أخبار أصبهان 2/205، والطبراني في

الكبير (10528) و(10529) و(10530)، وإسماعيل القاضي (21)، واليعقوبي في شرح السنة (687)، كلهم من طريق سفیان

الفرجی به. وصححه الحاكم 2/421، ووافقه الذهبي، وصححه أيضاً ابن القيم في جلاء الأفهام ص. 24.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ وہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔“

ذِكْرُ تَفْضِيلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا عَلَى الْمُسْلِمِ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً
بِأَمْرِهِ مِنَ النَّارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهَا

اس بات کا تذکرہ کہ اللہ کے رسول پر ایک مرتبہ سلام بھیجنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ یہ فضل کرتا ہے اسے دس مرتبہ جہنم سے امان دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سے بچائے

915 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، غُلَامٌ طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ بِالْبَصْرَةِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُوسَى الْحَادِي، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مَسْرُورٌ، فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَكَ جَاءَنِي، فَقَالَ:

يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: أَمَا تَرْضَى أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي صَلَاةً إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ تَسْلِيمَةً إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا؟ قُلْتُ: بَلَى أَيُّ رَبِّ. (2:1)

حدیث 915: عبداللہ بن ابوطحہ اپنے والد (حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لائے تو آپ خوش تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے۔ کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں کہ میرے بندوں میں سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے گا تو میں اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور جو بندہ ایک مرتبہ آپ پر سلام بھیجے گا تو میں اس کے بدلے میں اس پر دس مرتبہ سلام نازل کروں گا تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے پروردگار۔

915 - وأخرجه ابن أبي شيبة 2/516، وأحمد 4/29-30 كلاهما عن عفان، والنسائي 3/50 في السهو: باب الفضل في

الصلاة على النبي، وفي عمل اليوم والليلة (60)، من طريق ابن المبارك، والدارمي 2/317 في الرقاق: باب في فضل الصلاة على

النبي، من طريق سليمان بن حرب، ثلاثتهم عن حماد بن سلمة، بهذا الإسناد. وصححه الحاكم 2/420، ووافقه الذهبي. وللحديث

طريقان آخران عند إسماعيل القاضي رقم (1) و(2)، وشاهدان من حديث أنس وعمر يصح بهما. وله شاهد من حديث عبد الرحمن

بن عوف عند الحاكم 1/550، وصححه، ووافقه الذهبي.

ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَىٰ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ ضِدًّا قَوْلٍ مِنْ كَرِهَةٍ
ذَلِكَ إِلَّا عَلَىٰ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فَقَطُّ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح ہے وہ اپنے مسلمان بھائی پر درود بھیجے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جس نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے درود صرف انبیاء پر بھیجا جاسکتا ہے

916 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

وَكَيْعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ نُبَيْحِ الْعَنْزِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

(متن حدیث): آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَتْهُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَلِّ عَلَيَّ

وَعَلَىٰ زَوْجِي، فَقَالَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ زَوْجِكَ. (4:1)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میری بیوی نے بلند آواز میں آپ

کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے اور میرے شوہر کے لئے دعائے رحمت کیجئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل کرے۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَجُوزُ عَلَىٰ أَحَدٍ إِلَّا

عَلَىٰ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے

درود بھیجنے کا لفظ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لئے استعمال ہو سکتا ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے

917 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى، يَقُولُ:

917 - إسناده صحيح، رجاله رجال الشيخين ما عدا نبیح، وهو ابن عبد الله العنزي الكوفي، ووثقه العجلي ص 448، وابن

حبان 5/484 وغيرهما. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/519، وأحمد 3/303 عن وكيع، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم

والليلة (423) عن عبد الأعلى بن واصل، عن يحيى بن آدم، عن سفيان، به. وسيعيده المؤلف من طريق سفيان مطولا برقم (984).

وسيرد برقم (918) من طريق أبي عوانة عن الأسود بن قيس، به. ويأتي تخريجه هناك. (3) إسناده صحيح، وهو في مسند أبي داود

الطبايسي (819)، ومن طريقه أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء 5/96، وأخرجه عبد الرزاق (6957)، وأحمد 4/353 و355 و

381 و388، والبخاري (1497) في الزكاة: باب صلاة الإمام ودعاؤه لصاحب الصدقة، و (4166) في المغازي: باب غزوة

الحديبية، و (6332) في الدعوات: باب قوله تعالى: (وصل عليهم)، و (6359) باب هل يصلي على غير النبي، ومسلم (1078)

في الزكاة، باب الدعاء لمن أتى بصدقة، وأبو داود (1590) في الزكاة، والنسائي 5/31 في الزكاة، وأبو نعيم في الحلية 5/96،

والبهقي في السنن 2/152 و4/157، من طرق عن شعبة، به.

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ إِلَيْهِ أَهْلُ بَيْتِ بَصَدَقَةٍ صَلَّى عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَتَصَدَّقَ أَبِي إِلَيْهِ بِبَصَدَقَةٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى. (1:4)

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جب بھی کسی گھرانے کے لوگ صدقہ لے کر آتے تھے تو آپ ان کے لئے دعائے رحمت کیا کرتے تھے میرے والد نے اپنا صدقہ آپ کی خدمت میں پیش کیا، تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابی اوفی کی آل پر رحمت نازل کر۔

ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ
بِلَفْظِ الصَّلَاةِ إِلَّا لِآلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے وہ کسی کے لئے لفظ ”رود“ کے ہمراہ دعا مانگے یہ صرف مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے لئے ہو سکتا ہے

918 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ نُبَيْحِ الْعَنْزَبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، (متن حدیث): أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى زَوْجِكَ. (5:12)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ میرے اور میرے شوہر کے لئے دعائے رحمت کیجئے، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل کرے۔

ذِكْرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ مِنَ الدُّعَاءِ وَالِاسْتِغْفَارِ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس کی اطلاع کے بارے میں ہے آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ رات کے آخری تہائی حصے میں دعا مانگے اور استغفار کرے

919 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ

919- إسناده صحيح، وأخرجه أحمد 3/198، وإسماعيل القاضي (77)، وأبو داود (1533) في الصلاة: باب الصلاة على غير النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والدارمي 1/24 في المقدمة. باب ما أكرم به النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في بركة طعامه، والبيهقي في السنن 2/153 من طرق عن أبي عوانة بهذا الإسناد. ورواية أحمد والدارمي مطولة. وقد تقدم برقم (916) من طريق سفيان عن الأسود بن قيس، به.

أَبِي الْعَشْرِينَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): إِذَا مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ ثُلُثَاهُ يَنْزِلُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَدْعُونِي أَسْتَجِيبُ لَهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَرْزُقُنِي أَرْزُقُهُ؟ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْتَغْفِرُنِي أَعْفِرُ لَهُ؟ حَتَّى يَنْفَجَرَ الصُّبْحُ. (67:3)

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب نصف رات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور پکارتا ہے کون شخص مجھ سے مانگتا ہے میں اسے عطا کروں کون ہے؟ جو مجھ سے دعا مانگتا ہے میں اس کی دعا کو قبول کروں کون ہے؟ جو رزق مانگتا ہے میں اس کو رزق دوں کون شخص ہے جو مغفرت مانگتا ہے۔ میں اس کی مغفرت کروں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) یہ صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ رَجَاءَ الْمَرْءِ اسْتِحْبَابَهُ الدُّعَاءِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ
إِنَّمَا هُوَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ سُنَّتِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ آدمی یہ امید کر سکتا ہے کہ جس وقت میں دعا کے مستحب ہونے کا تذکرہ کیا ہے وہ پورے سال کی ہر رات میں ہوتا ہے

920 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ سِنَانِ الطَّائِبِيُّ بِمَنْبَجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ، وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

(متن حدیث): يَنْزِلُ رَبُّنَا جَلَّ وَعَلَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخْرُ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي أَعْفِرُ لَهُ؟. (67:3)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: صِفَاتُ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا لَا تُكَيَّفُ، وَلَا تُقَاسُ إِلَى صِفَاتِ الْمَخْلُوقِينَ، فَكَمَا أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا مُتَكَلِّمٌ مِنْ غَيْرِ الْإِلَهِ بِأَسْنَانٍ وَلِهَوَاتٍ وَلِلسَانِ وَشَفَةِ كَالْمَخْلُوقِينَ، جَلَّ رَبُّنَا وَتَعَالَى عَنْ مِثْلِ هَذَا وَأَشْبَاهِهِ، وَلَمْ يَجْزُ أَنْ يُقَاسَ كَلَامُهُ إِلَى كَلَامِنَا، لِأَنَّ كَلَامَ الْمَخْلُوقِينَ لَا يُوجَدُ إِلَّا بِأَلَاتٍ، وَاللَّهُ جَلَّ وَعَلَا يَتَكَلَّمُ كَمَا شَاءَ بِلَا إِلَهٍ، كَذَلِكَ يَنْزِلُ بِلَا إِلَهٍ، وَلَا تَحْرُكٍ، وَلَا انْتِقَالٍ مِنْ مَكَانٍ إِلَى مَكَانٍ، وَكَذَلِكَ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ، فَكَمَا لَمْ يَجْزُ أَنْ يُقَالَ: اللَّهُ يُبْصِرُ كَبَصَرِنَا بِالْأَشْفَارِ وَالْحَدَقِ وَالْبَيَاضِ، بَلْ يُبْصِرُ كَيْفَ يَشَاءُ بِلَا إِلَهٍ، وَيَسْمَعُ مِنْ غَيْرِ أذْنَيْنِ، وَسِمَاحَيْنِ، وَالْيَوَاءِ، وَغَضَابِ يَفِي فِيهَا، بَلْ يَسْمَعُ كَيْفَ

يَسَاءُ بِلَا إِلَهٍ، وَكَذَلِكَ يَنْزِلُ كَيْفَ يَسَاءُ بِلَا إِلَهٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُقَاسَ نُزُولُهُ إِلَى نُزُولِ الْمَخْلُوقِينَ، كَمَا يَكْتَفِ نُزُولُهُمْ، جَلَّ رُبُّنَا وَتَقَدَّسَ مِنْ أَنْ تُشَبَّهَ صِفَاتُهُ بِشَيْءٍ مِنْ صِفَاتِ الْمَخْلُوقِينَ.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ہمارا پروردگار ہر رات آسمان دنیا کی طرف اس وقت نزول کرتا ہے جب ایک تہائی آخری رات باقی رہ جاتی ہے وہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اس کو عطا کروں کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔“

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کی صفات کی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی اور اسے مخلوق کی صفات پر قیاس نہیں کیا جاسکتا تو اس طرح اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرح دانتوں، زبان، ہونٹوں، کے کسی آلے کے بغیر کلام کرنے والا ہے۔ ویسے ہمارا پروردگار ان جیسی چیزوں سے بلند و بالاتر ہے، تو یہ بات بھی جائز نہیں ہے کہ اس کے کلام کو ہمارے کلام پر قیاس کیا جائے کیونکہ مخلوق کا کلام صرف آلات کی مدد سے پایا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے کلام کرتا ہے۔ اس طرح وہ کسی آلے کے بغیر نزول کرتا ہے۔ وہ حرکت نہیں کرتا، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوتا ہے۔ اس کی سماعت اور بصارت کی بھی یہی کیفیت ہے تو اس طرح یہ کہنا جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح دیکھتا ہے۔ جس طرح ہم آنکھ کی پتلی اس کی سیاہی اور سفیدی کی مدد

920- إسناده حسن، وأخرجه ابن أبي عاصم في السنة (497) من طريق هشام بن عمار بهذا الإسناد، وأخرجه مسلم (758) (170) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل، والنسائي في عمل اليوم والليلة (478) عن إسحاق بن منصور، وابن خزيمة في التوحيد ص 129 من طريق محمد بن يحيى، كلاهما عن أبي المغيرة، قال: حدثنا الأوزاعي، به، إلا أنه لم يذكر الاستزاق. وأخرجه أحمد 2/504، والدارمي 1/346، وابن أبي عاصم (495) و (496)، وابن خزيمة في التوحيد ص 129 من طرق، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (477) من طريق سفيان، عن الأوزاعي، عن يحيى، عن أبي جعفر، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/258 من طريق هشام، عن يحيى، عن أبي جعفر، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (479) من طريق إبراهيم بن سعد، عن الزهري. إسناده صحيح، وهو في الموطأ 1/214 في القرآن: باب ما جاء في الدعاء، ومن طريق مالك أخرجه أحمد 2/487، والبخاري (1145) في التهجد: باب الدعاء والصلاة في آخر الليل، و (6321) في الدعوات. باب الدعاء نصف الليل، و (7494) في التوحيد. باب قوله تعالى: (يريدون أن يبدلوا كلام الله)، ومسلم (758) في صلاة المسافرين: باب الترغيب في الدعاء والذكر في آخر الليل، وأبو داود (1315) في الصلاة: باب ما في الليل أفضل، وابن خزيمة في التوحيد ص 127، وابن أبي عاصم في السنة (492)، وأبو القاسم اللالكائي في شرح السنة 3/435 و 436، والبيهقي في سننه 3/2، وفي الأسماء والصفات ص 449، وأخرجه أحمد 2/267، والنسائي في عمل اليوم والليلة (480) وابن ماجه (1366) في الإقامة: باب ما جاء في أي ساعات الليل أفضل، من طريقين عن الزهري بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/282 و 419، ومسلم (87) (169)، والترمذي (446) في الصلاة: باب ما جاء في نزول الرب تعالى إلى السماء الدنيا كل ليلة، وابن خزيمة في التوحيد ص 130، من طريقين عن سهيل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة. وأخرجه مسلم (758) (171)، وابن خزيمة في التوحيد ص 131 من طريق سعد بن سعيد، عن سعيد ابن مرجانة، عن أبي هريرة. وأخرجه أحمد 2/433، والنسائي في عمل اليوم والليلة (483) من طريقين عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة. وأخرجه النسائي (484)، وابن خزيمة في التوحيد ص 130، من طريق عبيد الله، عن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة.

سے دیکھتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہتا ہے ویسے دیکھتا ہے۔ اور وہ کانوں اور سوراخ اور پردوں کے بغیر سنتا ہے۔ بلکہ وہ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے سنتا ہے اور اس طرح وہ کسی آلے کے بغیر جیسے چاہے نزول کرتا ہے۔ اس کے نزول کو مخلوق کے نیچے آنے پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ جس طرح لوگوں کے نیچے کی طرف آنے کی کیفیت بیان کی جاسکتی ہے۔ ہمارا پروردگار اس چیز سے پاک اور بلند و برتر ہے کہ اس کی صفات کو مخلوق کی صفات میں سے کسی چیز کے مشابہ قرار دیا جائے۔

ذِكْرُ خَيْرٍ وَاحِدٍ أَوْ هَمَّ مَنْ لَمْ يُحْكَمْ صِنَاعَةَ الْحَدِيثِ

أَنَّهُ يُضَادُّ الْخَبْرَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا هُمَا

اس روایت کا تذکرہ جس نے اس شخص کو غلط فہمی کا شکار کیا جو علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتا (اور

وہ یہ سمجھتا ہے) کہ ہم نے پہلے جو دو روایات ذکر کی ہیں یہ روایت ان کی متضاد ہے

921 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْرَبِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّ اللَّهَ يُمَهِّلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، نَزَلَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى السَّمَاءِ

الدُّنْيَا فَيَقُولُ جَلَّ وَعَلَا: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الصُّبْحُ.

(67:3)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فِي خَبَرِ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ الَّذِي ذَكَرْنَا، أَنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ

حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ، وَفِي خَبَرِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَعْرَبِيِّ أَنَّهُ يَنْزِلُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ،

وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ نَزْوُلُهُ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ، وَفِي بَعْضِهَا حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ

الْأَوَّلِ، حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَ الْخَبَرَيْنِ تَهَاتُرٌ وَلَا تَضَادٌّ.

921- وَاخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ أَيْضاً (485) مِنْ طَرِيقِ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي

سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عِنْدَ مُسْلِمٍ (758) (172)، وَالطَّبَالِسِيِّ (2232) وَ(2385)، وَابْنِ أَبِي عَاصِمٍ (500) ر (501)، وَأَحْمَدَ 2/383 وَ

3/34 وَ43 وَ94، وَابْنَ خَزِيمَةَ فِي التَّوْحِيدِ ص 126، وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ ص 450، وَعَنْ جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ عِنْدَ

الِدَارِمِيِّ 1/347، وَأَحْمَدَ 4/81، وَالْأَجْرِيُّ فِي الشَّرِيعَةِ ص 312، وَابْنُ خَزِيمَةَ فِي التَّوْحِيدِ ص 133، وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ فِي الْأَسْمَاءِ

وَالصِّفَاتِ ص 451، وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ. وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ عَرَابَةَ الْجَهَنِّيِّ عِنْدَ أَحْمَدَ 4/16، وَالدَّارِمِيِّ 1/347، وَابْنُ مَاجَةَ (1367)، وَابْنُ

خَزِيمَةَ ص 132، وَالْأَجْرِيُّ ص 310، وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ أَيْضاً. وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِنْدَ الدَّارِمِيِّ 1/348، وَأَحْمَدَ 1/120 وَسَنَدُهُ

قَوِيٌّ. وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عِنْدَ أَحْمَدَ 1/388 وَ403 وَ446، وَالْأَجْرِيُّ ص 312، وَابْنُ خَزِيمَةَ ص 134، وَسَنَدُهُ صَحِيحٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب ایک تہائی رات گزر جاتی ہے تو ہمارا پروردگار آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے ہمارا پروردگار فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے۔ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے۔ کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایسا صحیح صادق تک ہوتا رہتا ہے۔

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) امام مالک نے زہری کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے جیسے ہم نے ذکر کیا ہے جب ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نزول کرتا ہے اور ابواسحاق کی الاغر کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے وہ نزول کرتا ہے یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کچھ راتوں میں وہ اس وقت نزول کرتا ہو جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہو اور بعض راتوں میں اس وقت نزول کرتا ہو جب رات کا ایک تہائی ابتدائی حصہ رخصت ہو جاتا ہو۔ اس طرح دونوں روایات میں اختلاف اور تضاد نہیں رہے گا۔

ذِكْرُ الْأَشْيَاءِ الثَّلَاثَةِ الَّتِي إِذَا دَعَا الْمَرْءُ رَبَّهُ بِهَا أُعْطِيَ إِحْدَاهُنَّ

ان تین اشیاء کا تذکرہ کہ جب بندہ اپنے پروردگار سے ان کے بارے میں

دعا مانگتا ہے تو ان میں سے کوئی ایک چیز دی جاتی ہے

922 - حَدَّثَنَا أَبُو سَلْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

(متن حدیث): اتى جبريل النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: إن الله يأمرك أن تدعوا بهؤلاء

الْكَلِمَاتِ، فَأَنْتِي مُعْطِيكَ إِحْدَاهُنَّ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ، أَوْ صَبْرًا عَلَى بِلَّتِكَ، أَوْ خُرُوجًا

مِنَ الدُّنْيَا إِلَى رَحْمَتِكَ. (2:1)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے

انہوں نے عرض کی: بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو یہ حکم دیتا ہے کہ آپ ان کلمات کے ذریعے دعا مانگیں میں آپ کو ان میں سے کوئی ایک چیز عطا کروں گا۔

”اے اللہ! میں تجھ سے تیری جلدی عافیت یا تیری آزمائش پر صبر کرنے یا دنیا سے نکل کر تیری رحمت کی طرف جانے کا

سوال کرتا ہوں“۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَغْفَرَ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ سے مغفرت

طلب کرتے تھے تو تین مرتبہ مغفرت مانگتے تھے

923 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ

مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا، وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ دعا مانگنا اور تین مرتبہ مغفرت طلب کرنا

پسند تھا۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْعَدَدِ الْمَذْكُورِ بِاسْتِغْفَارِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَمْ يَكُنْ لِعَدَدٍ لَمْ يَكُنْ يَزِيدُ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغفرت طلب کرنے کے بارے میں

مذکور اس تعداد سے یہ مراد نہیں ہے اس سے زیادہ مرتبہ مغفرت طلب نہیں کی جاسکتی

924 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفِيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ

بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنِّي لَا تَوْبُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً. (5: 12)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں ایک دن میں ستر مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔“

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ هَذَا الْعَدَدِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ

لَمْ يَزِدْهُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ تعداد جس کا ہم نے ذکر کیا ہے یہ کوئی ایسی تعداد نہیں ہے کہ

923 - إسناده صحيح. وأخرجه أحمد 1/394 و 397، وأبو داود (241) في الصلاة: باب في الاستغفار، والنسائي في عمل

اليوم واللييلة (457)، والطبراني (10317) من طرق عن إسرائيل بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/397 من طريق أبي سعيد عن

إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمن بن يزيد، عن ابن مسعود.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زیادہ مرتبہ (مغفرت طلب نہیں کی)

925 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً. (5: 12)

✿✿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

ذِكْرُ النَّبِيَّانِ بَانَ هَذَا الْعَدَدِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ لَمْ يَكُنِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَصِرُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَزِيدَ عَلَيْهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ یہ تعداد جو ہم نے ذکر کی ہے ایسا نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی پر اکتفاء کرتے تھے اور اس پر کوئی اضافہ نہیں کرتے تھے

926 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُعِيرَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): كُنْتُ رَجُلًا ذَرَبَ اللِّسَانَ عَلَى أَهْلِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُدْخِلَنِي

925 - إسناده صحيح، رجاله رجال مسلم، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (432)، من طريق أبي الأشعث أحمد بن المقدم، عن معتمر بن سيمان بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي (433)، والبخاري (3246) من طريق محمد بن المثنى، عن عبد الله بن رجاء، عن عمران، عن قتادة، به. وأخرجه البخاري (3245) من طريق عن شعبة، عن قتادة، به. وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد 10/208، وقال: رواه أبو يعلى، والبخاري، وأحد إسناده أبي يعلى، رجاله رجال الصحيح. وانظر ما بعده (2). إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (436) من طريق يونس ابن عبد الأعلى، عن ابن وهب، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 2/282 و341، والبخاري (6307) في الدعوات: باب استغفار النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في اليوم والليلة، والنسائي في عمل اليوم والليلة (435)، والبخاري (1285)، من طريق عن الزهري، به. وأخرجه أحمد 2/450، والنسائي في عمل اليوم والليلة (434)، وابن أبي شيبة 10/297، ومن طريقه ابن ماجه (3815) في الأدب: باب الاستغفار، والبخاري (1286)، من طريق. وأخرجه من طريق عن أبي هريرة النسائي في عمل اليوم والليلة (437) و(439).

926 - إسناده ضعيف، لجهالة عبيد الله بن أبي المغيرة. وأخرجه أحمد 5/397، ومن طريقه الحاكم 1/511، والنسائي في عمل اليوم والليلة (451) عن عمرو بن علي، كلاهما (أحمد وعمرو) عن عبد الرحمن ابن مهدي، عن سفيان، عن أبي إسحاق، عن عند أبي المغيرة، به. (في المسند عبيد بن المغيرة). وأخرجه أحمد 5/402 من طريق وكيع، والحاكم 2/457

لِسَانِي النَّارِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْإِسْتِغْفَارِ؟ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (5: 12)
قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَرْدَةَ، فَقَالَ: وَاتُوبُ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ بدزبانی کیا کرتا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ میری زبان مجھے جہنم میں داخل کر دے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم استغفار سے کیوں غافل ہو، میں روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

ابو اسحاق کہتے ہیں: میں نے ابو بردہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: (روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) ”میں توبہ کرتا ہوں“ (یعنی روزانہ سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں)۔

ذِكْرُ وَصْفِ الْإِسْتِغْفَارِ الَّذِي كَانَ يَسْتَغْفِرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَدَدِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ
اس استغفار کی صفت کا تذکرہ کہ جن کلمات کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مذکورہ تعداد میں مغفرت طلب کرتے تھے

927 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍ

الْعَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

(متن حدیث): رُبَّمَا أَعَدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: رَبِّ اغْفِرْ

لِي وَتُبْ عَلَيَّ، إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے بعض اوقات یہ بات نوٹ کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں

ایک سو مرتبہ یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے، تو میری توبہ قبول کر لے، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے رحم کرنے والا ہے۔“

ذِكْرُ إِبَاحَةِ الْإِقْتِصَارِ عَلَى دُونَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ

ہم نے استغفار کی جو صفت بیان کی ہے اس سے کم پر اکتفاء کرنے کے مباح ہونے کا تذکرہ

928 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

927- أخرجه ابن أبي شيبة 10/297، والنسائي في عمل اليوم والليلة (450) من طريق أبي الأحوص، (452) من طريق

سفيان، وابن ماجه (3817) في الأدب: باب الاستغفار، وأخرجه النسائي (453). وأخرجه الدارمي 2/302 في الرقاق: باب في

الاستغفار.. وأخرجه أحمد 5/396، والنسائي في عمل اليوم والليلة (449) من طريق محمد بن جعفر غندر، والحاكم 1/510 من

طريق بشر بن المفضل،

السَّوْدِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

(متن حدیث): مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الْأَحْوَالِ عَلَى حَسَبِ مَا وَصَفَانَهُ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَلَا اسْتَغْفَرَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنِيَانِ: أَحَدُهُمَا أَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا بَعَثَهُ مُعَلِّمًا لِخَلْقِهِ قَوْلًا وَفِعْلًا، فَكَانَ يُعَلِّمُ أُمَّتَهُ الْإِسْتِغْفَارَ وَالذَّوَامَ عَلَيْهِ، لِمَا عَلِمَ مِنْ مُقَارَفَتِهَا الْمَآثِمَ فِي الْأَحْيَانِ بِاسْتِعْمَالِ الْإِسْتِغْفَارِ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي: أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِنَفْسِهِ عَنْ تَقْصِيرِ الطَّاعَاتِ لَا الذُّنُوبِ، لِأَنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا عَصَمَهُ مِنْ بَيْنِ خَلْقِهِ، وَاسْتَجَابَ لَهُ دُعَاؤُهُ عَلَى شَيْطَانِهِ حَتَّى اسَلَّمَ، وَذَلِكَ أَنَّ مِنْ خُلُقِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا آتَى بِطَاعَةٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَاوَمَ عَلَيْهَا وَلَمْ يَقْطَعْهَا، فَرُبَّمَا شُغِلَ بِطَاعَةٍ عَنْ طَاعَةٍ حَتَّى فَاتَتْهُ إِحْدَاهُمَا، كَمَا شُغِلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ بِوَقْدِ تَمِيمٍ، حَيْثُ كَانَ يَقْسِمُ فِيهِمْ وَيَحْمِلُهُمْ حَتَّى فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ ذَاوَمَ عَلَيْهِمَا فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ فِيمَا بَعْدَ، فَكَانَ اسْتَغْفَارُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَقْصِيرِ طَاعَةٍ أَنْ آخَرَهَا عَنْ وَقْتِهَا مِنَ النَّوَافِلِ لِاسْتِغْلَالِهِ بِمِثْلِهَا مِنَ الطَّاعَاتِ الَّتِي كَانَ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ أَوْلَى مِنْ تِلْكَ الَّتِي كَانَ يُؤَاطَبُ عَلَيْهَا، لِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ مِنْ ذُنُوبٍ يَرْتَكِبُهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کسی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ (مرتبہ) یہ کلمہ پڑھتے ہوئے نہیں

سنا:

”میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف احوال میں اپنے رب سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے کہ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغفرت طلب کرنے کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی قوم کے لئے قول و فعل کے اعتبار سے معلم بنا

928- إسنادہ صحیح، رجالہ رجال مسلم، وأخرجه ابن أبي شيبة 10/297، وأحمد 2/21، والبخارى فى الأدب المفرد

(618). والبغوى (1289)، من طريق ابن نمير، وأبو داود (1516) فى الصلاة: باب فى الاستغفار، من طريق أبى أسامة، والترمذى

(3434) فى الدعوات. باب ما يقول إذا قام من المجلس، من طريق المحاربى، وابن ماجه (3814) فى الأدب، من طريق أبى أسامة

والمحاربى، والنسائى فى عمل اليوم والليلة (458).

کر بھیجا تھا، تو آپ اپنی امت کو مغفرت طلب کرنے اور اس پر باقاعدگی اختیار کرنے کی دعوت دیتے تھے، کیونکہ آپ یہ بات جانتے تھے کہ آپ کی امت گناہوں میں اکثر مبتلا ہوتی رہے گی۔ تو یوں وہ مغفرت طلب کرنے کے فعل پر عمل کرتے رہیں گے۔ اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے نیکیوں میں کمی کے حوالے سے دعائے مغفرت کرتے تھے۔ آپ گناہوں سے دعائے مغفرت نہیں کرتے تھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کے درمیان آپ کو (گناہوں سے) پاک رکھا ہے، اور آپ کے ساتھ (فطری طور پر پیدا ہونے والے) شیطان کے بارے میں آپ کی دعا کو مستجاب کیا، یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا، تو صورت حال یہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں یہ بات شامل ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے متعلق عمل کرتے تھے، تو باقاعدگی سے کرتے تھے۔ آپ اسے منقطع نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ بعض اوقات آپ کسی دوسرے نیک کام کی وجہ سے کسی ایک نیک کام کو انجام نہیں دے پاتے تھے اور وہ ایک نیک کام آپ سے رہ جاتا تھا۔ جس طرح آپ مصروفیت کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعت ادا نہیں کر سکتے تھے، کیونکہ تمیم قبیلے کا وفد آیا ہوا تھا اور آپ ان کے درمیان مال تقسیم کر رہے تھے۔ انہیں سواریاں فراہم کر رہے تھے۔ اس وجہ سے ظہر کے بعد والی دو رکعت آپ سے رہ گئی تھیں، تو آپ نے عصر کے بعد ادا کی تھیں۔ پھر آپ اس کے بعد اس وقت میں ان رکعت کو باقاعدگی سے ادا کرتے رہے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مغفرت طلب کرنا نیکی میں اس کمی کے حوالے سے تھا کہ آپ نے نوافل و مصروفیت کی وجہ سے ان کے وقت پر ادا نہیں کیا تھا اور آپ دوسری نیکیوں میں مصروف رہے تھے جو اس وقت میں اس نیکی سے زیادہ ضروری تھیں جن کو آپ باقاعدگی سے انجام دیتے تھے۔ ایسا نہیں تھا کہ نبی کریم گناہوں سے مغفرت طلب کرتے تھے جن کا آپ نے ارتکاب کیا ہوا۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِغْفَارِ لِلَّهِ جَلَّ وَعَلَا لِلْمَرْءِ عَمَّا ارْتَكَبَهُ مِنَ الْحَوَاتِ
آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اس نے جن گناہوں کا ارتکاب کیا ہے

ان پر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے

929 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحَبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

929 - إسنادہ صحیح، رجالہ رجال الصحیح، وأبو بردة. هو ابن أبي موسى الأشعري، وقد اختلف في اسمه، فقيل: الحارث،

وقيل: عامر، وقيل: اسمه كنيته، روى له الستة. وأخرجه الطبراني (882) عن محمد بن محمد التمار وعثمان بن عمر الضبي قالوا: حدثنا أبو الوليد، بهذا الإسناد. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/298، ومن طريقه مسلم (2702) (42) في الذكر والدعاء: باب استجاب الاستغفار عن غندر، وأحمد 4/260 عن وهب، والبخاري في الأدب المفرد (621) عن حفص، والنسائي في عمل اليوم والليلة (446) من طريق عبد الرحمن، و (447) من طريق محمد بن جعفر، والبعثي (1288) من طريق ابن جرير، كلهم عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي (445)، والطبراني (883) و (884) من طريقين عن عمرو في مرة، به. وأخرجه الطبراني (887) من طريق حميد بن هلال، عن أبي بردة، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/299، والنسائي (444)، والطبراني (885) و (886) من طريقين عن حميد بن هلال عن أبي بردة عن رجل من المهاجرين.

مَرَّةً، أَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ جَهَنَّمَ يَقَالُ لَهُ: الْأَعْرُ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُحَدِّثُ ابْنَ عَمْرٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تَوَبُّوا إِلَى رَبِّكُمْ، فَإِنِّي آتُوبُ

إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَبُّوا إِلَى رَبِّكُمْ يُرِيدُ بِهِ:

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ، وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ: فَإِنِّي آتُوبُ إِلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةً، وَكَانَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي الطَّاعَاتِ الَّتِي وَظَفَهَا عَلَى نَفْسِهِ، لِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَحْقَابِهِ إِذَا عَمِلَ خَيْرًا أَنْ يُثْبِتَهُ فَيُدْوَمُ عَلَيْهِ، فَرُبَّمَا اسْتَعْلَى فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ عَنْ ذَلِكَ الْخَيْرِ الَّذِي كَانَ يُوَاطِبُ عَلَيْهِ بِخَيْرٍ آخَرَ، مِثْلَ اسْتِغْلَالِهِ بِوَفْدِ بَنِي تَمِيمٍ وَالْقِسْمَةِ فِيهِمْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَلَمَّا صَلَّى الْعَصْرَ أعَادَهُمَا، فَكَانَ اسْتِغْفَارُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلتَّقْصِيرِ فِي خَيْرٍ اسْتَعْلَى عَنْهُ بِخَيْرٍ فَإِنَّ عَلَى حَسَبِ مَا وَصَفْنَا

❁❁ ابو بردہ بیان کرتے ہیں: میں نے جہنہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ”اعر“ کو بیان کرتے ہوئے سنا وہ نبی

اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اے لوگو! تم اپنے پروردگار کی بارگاہ توبہ کرو؛ کیونکہ میں روزانہ اس کی بارگاہ میں ایک سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”کہ تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کرو“ اس سے

مراد یہ ہے تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”میں اس کی بارگاہ میں روزانہ

سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔“ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ان نیکیوں میں کمی کے حوالے سے مغفرت طلب کرتے تھے۔ جن کو آپ نے

اپنے لئے باقاعدگی سے مقرر کیا ہوا تھا کہ آپ کے معمولات میں یہ بات شامل تھی کہ جب آپ کوئی نیکی کا کام کرتے تو اسے ثابت

رکھتے تھے اور باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ کسی مصروفیت کی وجہ سے اس نیکی کے کام کو سرانجام نہیں دے پاتے

تھے۔ جسے آپ باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ اور ایسا کسی دوسرے نیک کام کی وجہ سے ہوتا تھا جس طرح آپ بنو تميم کے وفد کے

ساتھ مصروف رہے اور ان کے درمیان مال تقسیم کرنے کی وجہ سے وہ دو رکعت ادا نہیں کر سکے تھے جو آپ ظہر کے بعد ادا کیا

کرتے تھے، تو جب آپ نے عصر کی نماز ادا کر لی تو ان دو رکعت کو بھی ادا کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار اس کمی کے

حوالے سے ہوتا تھا جو اس نیکی میں ہوتی تھی جس نیکی کو آپ کسی دوسری نیکی میں مصروفیت کی وجہ سے سرانجام نہیں دے پاتے

تھے۔

جیسا کہ ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں۔

ذَكَرُ الْإِخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ تَعْقِيبِ الْإِسْتِغْفَارِ كُلِّ عَثْرَةٍ،

وَأَنَّ كَانَ الْمَرْءُ مُشْمِرًا فِي أَنْوَاعِ الطَّاعَاتِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ ہر کوتاہی کے بعد استغفار کرے اگرچہ

آدمی مختلف قسم کی نیکیوں میں بھرپور اہتمام کرتا ہو

930 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ وَرْدَانَ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، (عَنْ أَبِي صَالِحٍ)، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

(متن حدیث): إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَا خَطِيئَةً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً، فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَتْ، فَإِنْ

عَادَ زِيدَ فِيهَا، فَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ فِيهِ، فَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ: (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا

يَكْسِبُونَ) (المطففين: 14). (3: 65)

✽ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جب کوئی بندہ غلطی کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نقطہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ الگ ہو کر مغفرت طلب کرے اور توبہ

کرے تو وہ صاف ہو جاتا ہے پھر وہ دوبارہ غلطی کرے تو اس میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اگر دوبارہ غلطی کرے تو اس

میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس میں غالب آجاتا ہے۔ یہ وہ ران یا (زنگ یا پردہ) ہے جس کا ذکر اللہ نے

ان الفاظ میں کیا ہے۔

”خبردار! ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں۔“

ذِكْرُ لَفْظٍ لَمْ يَعْرِفْ مَعْنَاهُ جَمَاعَةٌ لَمْ يُحْكِمُوا صِنَاعَةَ الْعِلْمِ

(روایت کے) ان الفاظ کا تذکرہ جن کا مفہوم ایک جماعت کی سمجھ میں نہیں آسکا

جو لوگ علم حدیث میں مہارت نہیں رکھتے

931 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

930 - إسنادہ حسن من أجل محمد بن عجلان، وأخرجه الترمذی (3334) فی التفسیر: باب ومن سورة ويل للمطففين،

والنسائی فی عمل اليوم واللیلة (418)، وفی المسی كما فی تحفة الأشراف 9/443، عن قتیبة بن سعید، عن الليث، به. وقال

الترمذی: حسن صحیح. وأخرجه ابن ماجة (4244) فی الزهد: باب ذكر الذنوب، والطبری 30/98، والحاكم 2/517، من طرق

عن محمد بن عجلان، به، وصححه الحاكم، ووافقه الذهبي.

حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ، عَنِ الْأَعْرَابِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): إِنَّهُ لَيَعَانُ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَيَعَانُ عَلَى قَلْبِي، يُرِيدُ بِهِ: يَرْدُ عَلَيْهِ الْكَرْبُ مِنْ ضِيقِ الصَّدْرِ مِمَّا كَانَ يَتَفَكَّرُ فِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِ اشْتِغَالِهِ كَانَ بِطَاعَةِ عَنْ طَاعَةٍ، أَوْ اهْتِمَامِهِ بِمَا لَمْ يَعْلَمْ مِنَ الْأَحْكَامِ قَبْلَ نَزُولِهَا، كَأَنَّهُ كَانَ يَعُدُّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَدَمَ عِلْمِهِ بِمَكَّةَ بِمَا فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنَ الْأَحْكَامِ قَبْلَ أَنْزَالِ اللَّهِ آيَاتِهَا بِالْمَدِينَةِ ذَنْبًا، فَكَانَ يُعَانُ عَلَى قَلْبِهِ لِذَلِكَ، حَتَّى كَانَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، لَا أَنَّهُ كَانَ يُعَانُ عَلَى قَلْبِهِ مِنْ ذَنْبٍ يُذْنِبُهُ، كَأَمْتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ حضرت اغرمزنی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

”بعض اوقات میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے اور میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے ایک سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ”میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے“ اس سے آپ کی مراد یہ ہے سینے کی تنگی کے حوالے سے آپ پر تکلیف کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جب آپ کسی نیکی کی وجہ سے کوئی ایسا کام نہیں کر پاتے۔ جو نیکی کا کام ہوتا ہے اور آپ اس بارے میں غور و فکر کرتے تھے۔ یا جب آپ اس چیز کا اہتمام کرتے، جن احکام کا آپ کو علم نہیں ہے اور ایسا ان کے نازل ہونے سے پہلے ہوتا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گویا سورۃ البقرہ میں موجود احکام سے مکہ میں اپنی لاعلمی کو ذنب شمار کرتے جو لاعلمی مدینہ منورہ میں سورۃ نازل ہونے سے پہلے تھی، تو اس وجہ سے آپ کے دل پر مخصوص کیفیت طاری ہو جاتی، یہاں تک کہ آپ روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے، آپ سے کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے آپ کے دل پر پردہ آجاتا۔ جس طرح کہ آپ کی امت کے ساتھ ہوتا ہے۔

ذِكْرُ سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ الَّذِي يَسْتَغْفِرُ الْمَرْءَ رَبَّهُ لِمَا قَارَفَ مِنَ الْمَآثِمِ

”سید الاستغفار“ کا تذکرہ جس کے ذریعے آدمی اس وقت اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرے

931- إسناده صحيح، على شرط مسلم، وأخرجه أحمد 4/260، ومسلم (2702) (41) في الذكر والدعاء: باب استحباب الاستغفار والاستكثار منه، وأبو داود (1515) في الصلاة: باب في الاستغفار، والبغوي (1287)، من طرق عن حماد بن زيد، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، (442)، والطبراني (888) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البناني، به. وأخرجه الطبراني (889) من طريق هشام بن حسان، عنه ثابت البناني، به.

گا جب اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہو

932 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، أَصَبَحْتُ عَلَى عَهْدِكَ وَوَعَدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، وَأَبِئُوكَ لَكَ بِعَمَلِكَ عَلَيَّ، وَأَبِئُوكَ لَكَ بِذُنُوبِي، فَاعْفُرْ لِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. (1: 104)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”سید الاستغفار یہ ہے: بندہ یہ کہے:

”اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر جہاں تک ہو سکے گا قائم رہوں گا اور میں نے جو کچھ کیا ہے اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں تو نے میرے اوپر جو نعمت کی ہے میں اس کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں تو میری مغفرت کر دے۔ بے شک گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے۔“

ذِكْرُ سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ الَّذِي يَدْخُلُ قَائِلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا كَانَ عَلَى يَقِينٍ مِنْهُ

اس ”سید الاستغفار“ کا تذکرہ جسے پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا

جب کہ وہ یقین کے ساتھ اسے پڑھے گا

933 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَبْرِئِيُّ أَبُو عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ

932- إسناده صحيح، رجاله رجال البخارى. وهو فى مصنف ابن أبى شيبة 10/296، ومن طريقه أخرجه الطبرانى (7174) وأخرجه الحاكم 2/458 من طريق الحسن بن على بن عفان العامرى، عن أبى أسامة، بهذا الإسناد، وصححه، وأقره الذهبى. وأخرجه أحمد 4/122 و 124 و 125، والبخارى (6306) فى الدعوات: باب أفضل الاستغفار، و (6323) باب ما يقول إذا أصبح، وفى الأدب المفرد (617) والنسائى 8/279، 280 فى الاستعاذة: باب الاستعاذة من شر ما صنع، وفى عمل اليوم والليلة (19) و (464) و (580)، والطبرانى (7172) و (7173)، والبغوى (1308)، من طرق عن حسين بن ذكوان المعلم، بهذا الإسناد. وأخرجه النسائى فى عمل اليوم والليلة (465) و (581) من طريق حماد بن سلمة، عن ثابت البنانى، عن عبد الله بن بريدة، عن نضر صحبوا شداداً، عنه. وأخرجه الترمذى (3393) فى الدعوات .

شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، (وَأَنَا) عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوؤُكَ لَكَ بِالنِّعْمَةِ، وَأَبُوؤُكَ لَكَ بِذَنْبِي، فَاعْفُرْ لِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَإِنْ قَالَهَا بَعْدَمَا يُصْبِحُ مُوقِنًا بِهَا ثُمَّ مَاتَ، كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ، قَالَهَا بَعْدَمَا يُمْسِي مُوقِنًا بِهَا، كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ (2:1)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعَ هَذَا الْخَبَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، وَسَمِعَهُ مِنْ

بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ.

فَالطَّرِيقَانِ جَمِيعًا مَحْفُوظَانِ

✽✽✽ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

سید الاستغفار یہ ہے: بندہ یہ کہے۔

”اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں مجھ سے

جہاں تک ہو سکے گا میں تیرے عہد پر قائم رہوں گا میں تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا تیرے

سامنے اعتراف کرتا ہوں۔ تو میری مغفرت کر دے بے شک گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں): اگر بندہ صبح ہونے کے بعد یقین کے ساتھ یہ کلمات پڑھے اور اس کا انتقال ہو جائے، تو وہ جنتی

ہوگا اور اگر وہ شام ہونے کے بعد یقین کے ساتھ یہ کلمات پڑھے (اور پھر اس کا انتقال ہو جائے، تو وہ جنتی ہوگا)

(امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں): عبد اللہ بن بریدہ نے یہ روایت اپنے والد سے سنی ہے اور انہوں نے یہ روایت بشیر بن

کعب کے حوالے سے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے بھی سنی ہے۔

تو اس کے دونوں طریقے محفوظ ہیں۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ حِفْظَ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا إِيَّاهُ بِالْإِسْلَامِ فِي أَحْوَالِهِ

آدمی کو اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام احوال

میں اسلام کے ہمراہ اس کی حفاظت کرے

934 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِخَبَرِ غَرِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى،

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ رُوْبَةَ التَّمِيمِيُّ هُوَ

3 - یوسر برد رقم (1035) من طریق ابن بریدة، عن أبيه، ويخرج هناك، فانظره. وفي الباب عن جابر عند النسائي في عمل

اليوم واللييلة (46) و (468).

الْحَمِصِيُّ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،

(متن حدیث): أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ، فَآتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا إِلَيْهِ ذَلِكَ، وَسَأَلَهُ أَنْ يَأْمُرَ لَهُ بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شِئْتَ لَكَ بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، وَإِنْ شِئْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَاتٍ هِيَ خَيْرٌ لَكَ؟، قَالَ: عَلَّمْنِيهِنَّ، وَمُرِّ لِي بِوَسْقٍ، فَإِنِّي ذُو حَاجَةٍ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَلَا تَطْعُ فِيَّ عَدُوًّا حَاسِدًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، وَأَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهِ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: تُوَفِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهَاشِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ابْنُ

تِسْعِ سِنِينَ

ہاشم بن عبد اللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک مصیبت لاحق ہو گئی۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کی شکایت کی اور آپ سے یہ درخواست کی کہ آپ انہیں کھجوروں کا ایک وسق دینے کا حکم دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں کھجوروں کا ایک وسق دینے کا حکم دیتا ہوں، اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں جو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوں گے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے ان کلمات کی تعلیم دیں اور مجھے ایک وسق دینے کا بھی حکم دیں۔ مجھے اس کی شدید ضرورت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو۔

”اے اللہ! جب میں بیٹھا ہوں، تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور جب میں کھڑا ہوں، تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور جب میں سو رہا ہوں، تو اسلام کے حوالے سے میری حفاظت کر اور میرے بارے میں کسی حسد کرنے والے دشمن کی بات نہ ماننا اور میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی کو تو نے پکڑا ہوا ہے اور میں تجھ سے بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو ساری کی ساری تیرے دست قدرت میں ہے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ہاشم بن عبد اللہ بن زبیر 9 سال کے تھے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِاِكْتِنَازِ سُؤَالِ الْمَرْءِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الثَّبَاتِ عَلَى الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةِ عَلَى الرَّشْدِ
عِنْدَ اِكْتِنَازِ النَّاسِ الدَّنَانِيرَ وَالذَّرَاهِمَ

934- إسناده صحيح، وهو مكرر ما قبله، وأخرجه أحمد 4/122، والنسائي في عمل اليوم والليلة (580)، من طريق يحيى

القطن، بهذا الإسناد. (2) سيرد عند المصنف برقم (1035) وسيخرج هناك، فانظره.

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگے کہ وہ اسے دین پر ثابت قدمی

اور ہدایت پر پختگی کی دولت سے نوازے جب لوگ دینار اور درہم کی دولت حاصل کر رہے ہوں

935 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَاوِيَةَ الْعَابِدُ بَصِيدًا وَكَمْ يَشْرَبُ الْمَاءَ فِي الدُّنْيَا ثَمَانَ عَشْرَةَ

سَنَةً، وَيَتَّخِذُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَسَوًا فَيَحْسُوهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُسْلِمِ بْنِ مِشْكَمٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ شَدَادِ بْنِ

أَوْسٍ، فَزَرْنَا مَرْجَ الصُّفْرِ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسُّفْرَةِ نَعْبَثُ بِهَا، فَكَانَ الْقَوْمُ يَحْفَظُونَهَا مِنْهُ، فَقَالَ: يَا بَنِي أَخِي، لَا

تَحْفَظُوهَا عَنِّي، وَلَكِنْ احْفَظُوا مِنِّي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اكْتَنَزَ النَّاسُ

الدُّنْيَا نَيْسِرَ وَالذَّرَاهِمَ، فَاكْتَنَزُوا هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشِيدِ،

وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعَلَّمَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعَلَّمَ، وَأَسْتَغْفِرُكَ

لِمَا تَعَلَّمَ، إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. (1: 104)

✽✽ ابو عبید اللہ مسلم بیان کرتے ہیں: میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ ہوا، ہم نے ”مرج الصفر“ کے مقام

پر پڑاؤ کیا۔

انہوں نے فرمایا: ہمارا ازاد راہ لے کر آؤ تا کہ ہم اسے استعمال کریں۔

حاضرین ان سے اس چیز کو محفوظ کرنا چاہتے تھے تو انہوں نے فرمایا: میرے بھتیجے تم مجھ سے اس چیز کو محفوظ نہ کرو بلکہ مجھ سے

اس چیز کو محفوظ کر لو جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے۔

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس وقت لوگ دینار اور درہم ہوں کا خزانہ بنا رہے ہوں، تو تم ان کلمات کا خزانہ اکٹھا

کرو۔

”اے اللہ! میں دین میں ثابت قدمی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ہدایت میں عزیمت کا سوال کرتا ہوں اور تیری

نعمت کے شکر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری اچھی طریقے سے عبادت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں ہر اس

بھلائی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور میں

935 - وأخرجه أحمد 4/123 من طريق روح، عن الأوزاعي، عن حسان بن عطية، قال: كان شداد بن أوس ... ، ورجاله

ثقات إلا أن حسان بن عطية لم يدرك شدادا. وأخرجه أحمد 4/125، والترمذي (3407)، والطبراني في الكبير (7175) و

(7176) و (7177) من طريق عن سعيد الجريدي. ورواه الطبراني (7178)، وقال: عن رجل من بني مجاشع. وأخرجه الطبراني

(7179) من طريق الجريدي، عن أبي العلاء، عن رجلين من بني حنظلة، عن شداد بن أوس. وأخرجه النسائي 3/54 في السهو: باب

نوع آخر من الدعاء، والطبراني (7176) و (7180) من طريق الجريدي، عن أبي العلاء، عن شداد. وصححه الحاكم 1/508 على

شرط مسلم، ووافقه الذهبي .

تجھ سے اس چیز کی مغفرت طلب کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو غیوب کا بہت زیادہ علم رکھنے والا ہے۔“
ذِكْرُ الْأَمْرِ بِمَسْأَلَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْحَسَنَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فِي دُعَائِهِ
اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ آدمی اپنی دعائیں اپنے پروردگار سے دنیا
اور آخرت میں بھلائی کا سوال کرے

936 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الزُّرْقِيُّ بِطَرَسُوسَ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، قَالَ :

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمِيدٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :
(متن حدیث): عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ ، فَقَالَ : مَا كُنْتَ تَدْعُو
بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُ؟ ، قَالَ : كُنْتُ أَقُولُ : اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ ، فَعَجَلَهُ فِي الدُّنْيَا ، فَقَالَ : سُبْحَانَ
اللَّهِ ، لَا تَسْتَطِيعُهُ ، أَوْ لَا تُطِيقُهُ ، قُلِ : اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (1: 104)
(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ : مَا سَمِعَ حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ حَدِيثًا ، وَالْآخِرَ سَمِعَهَا مِنْ ثَابِتٍ ،
عَنْ أَنَسٍ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کی عیادت کی جو بیماری کی وجہ سے سکتا کر پرنڈے کی
مانند ہو گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیا دعا مانگتے ہو یا تم کیا مانگتے ہو۔ اس نے عرض کی: میں یہ کہتا ہوں۔
”اے اللہ! تو نے آخرت میں مجھ کو جو سزا دینی ہے وہ دنیا میں ہی دیدے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ
الفاظ ہیں) تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم یہ کہو۔

”اے اللہ! تو دنیا میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر۔ اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا
لے۔“

(امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حمید نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف اٹھارہ احادیث سنی ہیں۔ باقی

936- إسناده صحيح، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (1053) عن محمد بن المثنى، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2688) عن عاصم بن النضر، عن خالد بن الحارث، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/261، وأحمد 3/107، والبخاري في الأدب المفرد (727) و (728)، ومسلم (2688) في الذكر: باب كراهية الدعاء بتعجيل العقوبة، والترمذي (3487) في الدعوات. باب من جاء في عقد التسيب، والطبري 2/300، والنسائي في عمل اليوم والليلة (1053)، والبغوي (1383)، من طرق عن حميد، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 3/288، ومسلم (2688) (24) في الذكر طريق عفان عن حماد، عن ثابت، به. وسيرد من طرق أخرى مع تخريجها في الروايات الآتية بالأرقام: (937) و (938) و (939) و (940).

روایات انہوں نے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہیں۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالَ الْبَارِي جَلَّ وَعَمَلًا الْحَسَنَةَ لَهُ فِي دَارِيهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے، وہ اپنے خالق سے

دونوں جہانوں میں اپنے لئے بھلائی کا سوال کرے

937 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو عُرْوَةَ بَحْرَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ،

قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ،

وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (5: 12)

قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَدْعُو بِهِ.

✽✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! تو دنیا میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔“

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے قتادہ کے سامنے اس روایت کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی

یہ دعا مانگا کرتے تھے:

ذِكْرُ الْبَيَانِ بَانَ الدُّعَاءِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ كَانَ مِنْ أَكْثَرِ

مَا يَدْعُو بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَحْوَالِهِ

اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ وہ دعا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات یہ دعا مانگا کرتے تھے

938 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ

سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُمْ قَالُوا لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: ادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ، وَفِي الْآخِرَةِ

حَسَنَةٌ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوا: زِدْنَا، فَأَعَادَهَا؛ قَالُوا: زِدْنَا، فَأَعَادَهَا؛ قَالُوا: زِدْنَا، فَقَالَ: مَا تَرِيدُونَ؟ سَأَلْتُ

938- إسناده صحيح، وهو في مسند الطيالسي برقم (2036)، ومن طريقه أخرجه أحمد 3/209 و277، والنسائي في

عمل اليوم والليلة (1054)، والبعغوي في شرح السنة (1382). وأخرجه أحمد 3/208 عن روح، والبخاري في الأدب المفرد

(677) عن عمرو بن مرزوق، ومسلم (2690) (27) عن عبيد الله بن معاذ، عن أبيه، كلهم عن شعبة، به وانظر ما بعده.

لِحَمِّ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

قَالَ أَنَسٌ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَا: اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ، وَفِي

الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (12: 5)

✽ ثابت بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کیجئے تو انہوں نے یہ دعا کی۔

”اے اللہ! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔“

لوگوں نے درخواست کی آپ مزید دعا کیجئے تو انہوں نے دوبارہ یہی دعا کی۔

لوگوں نے کہا مزید کیجئے تو انہوں نے پھر یہی دعا کی۔

لوگوں نے کہا مزید کیجئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیا چاہتے ہو میں نے تمہارے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائی

مانگ لی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔“

ذِكْرُ الْخَبِيرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ رَعَمَ أَنَّ شُعْبَةَ لَمْ يَسْمَعْ

مِنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيَّةِ الْآخِبَرِ التَّزَعْفُرِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے جو اس بات کا قائل ہے شعبہ نامی

راوی نے اسماعیل بن علیہ نامی راوی سے صرف زعفران لگانے والی روایت کا سماع کیا ہے

939 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقُرَازِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

أَبِي يَعْقُوبَ الْكُرْمَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَلِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ

الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَخْبِرْنِي عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ فَلَقَيْتُ إِسْمَاعِيلَ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ:

أَكْثَرَ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا: رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (12: 5)

939 - إسناده صحيح، والقسم الثاني أخرجه ابن أبي شيبة 10/248 عن يزيد بن هارون، وأحمد 3/247، والبعوى (1381)

عن عفان، كلاهما عن حماد، بهذا الإسناد. وانظر ما مضى. وقسمه الأول أخرجه البخاري في الأدب المفرد (633) عن موسى، عن عمر بن عبد الله الرومي، عن أبيه، عن أنس. (2) في الأصل: بكر وهو تحريف.

عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا آپ ایسی دعا کے بارے میں مجھے بتائیے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے:

انہوں نے بتایا: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے)

”اے اللہ! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات اسماعیل سے ہوئی میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا:

(روایت کے الفاظ یہ ہیں)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے ہمارے پروردگار! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَزِيدَ فِي الدُّعَاءِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ الْإِقْرَارَ بِالرُّبُوبِيَّةِ لِلَّهِ جَلَّ وَعَلَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ دعا جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

آدمی اس میں پروردگار کی ربوبیت کا اقرار بھی شامل کر لے

940 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ

سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ:

(متن حدیث): سَأَلَ قَتَادَةُ أَنَسًا: أَيُّ دَعْوَةٍ أَكْثَرَ مَا يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، قَالَ: أَكْثَرُ

دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ، وَقِنَا عَذَابَ

النَّارِ. (5: 12)

عبدالعزیز بن صہیب بیان کرتے ہیں: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات کون

سی دعا مانگا کرتے تھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

940- صحیح، عبد اللہ بن ابی یعقوب، وثقه المؤلف، وتابعه عليه غير واحد، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه مسلم (2690)

(26) فی الذکر والدعاء: باب فضل الدعاء باللہم اتنا فی الدنيا حسنة .. عن زهير بن حرب، وأبو داؤد (1519) فی الصلاة: باب

فی الاستغفار، والنسائی فی عمل اليوم والليلة (1056) عن زیاد بن أبیوب. (3) إسناده صحیح، وأخرجه البخاری (6389) فی

الدعوات: باب قول النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ربنا اتنا فی الدنيا حسنة، وفي الأدب المفرد (682)، وأبو داؤد (1519) فی

الصلاة، كلاهما عن مسدد، بهذا الإسناد. لكن قوله: سألت قتادة أنسًا.. لم يرد عند البخاری. وأخرجه البخاری (4522) فی التفسیر.

باب (ومنهم من يقول ربنا اتنا فی الدنيا حسنة) عن أبی معمر، عن عبد الوارث، به ولم يرد عنده قوله: سألت قتادة أنسًا. وبلغ

المؤلف أخرجه مسلم وأبو داؤد والنسائی من طريق زهير بن حرب

”اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو دنیا میں ہمیں بھلائی عطا کر آخرت میں بھی ہمیں بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ الْمَرْءَ مَكْرُوهٌ لَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِضِدِّ مَا وَصَفْنَا مِنَ الدُّعَاءِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے، آدمی کے لئے یہ بات مکروہ ہے، وہ دعا مانگتے ہوئے اس کی متضاد دعا مانگے، جس کی صفت ہم نے بیان کی ہے

941 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ، قَالَ:

حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ جَهَدَ حَتَّى صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ كُنْتَ دَعَوْتَ اللَّهَ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ أَقُولُ: اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ، فَعَجَلْتَهُ لِي فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَطِيعُهُ، أَوْ لَا تَطِيقُهُ، فَهَلَا قُلْتَ: اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟ قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ فَشَفَاهُ. (5: 12)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی جو (بیماری کی وجہ سے) پرندے کے بچے کی مانند کمزور ہو گیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں میں یہ کہتا ہوں۔

”اے اللہ! تو نے آخرت میں مجھے جو سزا دینی ہے وہ ابھی مجھے دنیا میں ہی دیدے۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔

(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تم یہ کیوں نہیں کہتے۔

”اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا کر دی۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ سُؤْلِ الْبَارِي تَعَالَى الثَّبَاتِ وَالِاسْتِقَامَةَ

عَلَى مَا يُقَرِّبُهُ إِلَيْهِ بِفَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا بِذَلِكَ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے، وہ پروردگار سے ان چیزوں پر ثبات قدمی اور استقامت کا سوال کرے جو اس کو پروردگار کی بارگاہ میں مقرب کر دیں اللہ تعالیٰ اس چیز کے ذریعے ہم پر بھی فضل کرے

942 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْ لِي قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ، قَالَ: قُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَقِمَّ. (3: 65)

حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے کہ میں آپ کے بعد اس بارے میں کسی اور سے دریافت نہ کروں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ مِنَ التَّمَلُّقِ إِلَى الْبَارِي فِي ثَبَاتِ قَلْبِهِ لَهُ
عَلَى مَا يُحِبُّ مِنْ طَاعَتِهِ

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی پر یہ بات لازم ہے وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں یہ دعا کرے کہ وہ اس کے دل کو ان چیزوں پر ثابت رکھے جن کا تعلق پروردگار کی فرمانبرداری سے ہے اور جسے پروردگار پسند کرتا ہے

943 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:

(متن حدیث): مَا مِنْ قَلْبٍ إِلَّا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ، إِنْ شَاءَ أَقَامَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَرَاغَهُ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ، تَبَّتْ قُلُوبُنَا عَلَى دِينِكَ قَالَ: وَالْمِيمِرَانُ بِيَدِ

942 - إسنادہ صحیح، وقد تقدم برقم (936) من طريق خالد بن الحارث، عن حميد، به . العباس بن الوليد القرشي ترجمه المؤلف في الثقات 8/510 . وباقی رجاله ثقات، رجال الصحيحین وأخرجه أحمد 3/413، ومسلم (38) فی الایمان: باب جامع أوصاف الاسلام من طرق عن هشام بن عروة بهذا الإسناد. وأخرجه الترمذی (2410)، وأبو داؤد الطيالسی (1231)، وابن ماجة (3972)، والطبرانی (6396) و (6397)، وأحمد 3/413، والنسائی فی الرقائق كما فی التحفة 4/20 من طرق. وأخرجه أحمد 3/413 و 4/384، والطبرانی (6398)، والنسائی فی التفسیر كما فی التحفة 4/20 من طریق عن يعلى بن عطاء، عن عبد الله بن سفیان الثقفی، عن أبيه، وهذا إسناد صحیح. وانظر شرح هذا الحديث فی جامع العلوم والحکم ص 191 - 194.

الرَّحْمَنُ يَرْفَعُ قَوْمًا وَيَخْفِضُ الْآخَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (3: 67)

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ہر (شخص کا) دل رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے اگر وہ چاہتا ہے تو اسے ثابت رکھتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو اسے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے دلوں کو پھیرنے والے تو ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت رکھنا۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے۔

”میزان رحمن کے ہاتھ میں ہے وہ ایک قوم کو سر بلندی عطا کرتا ہے اور دوسروں کو پست کر دیتا ہے۔ ایسا قیامت تک ہوتا رہے گا۔“

ذَكَرُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ هَذِهِ الْأَلْفَاظَ مِنْ هَذَا النَّوْعِ أُطْلِقَتْ بِالْفَاطِ الْتَمَثِيلِ وَالتَّشْبِيهِ

عَلَى حَسَبِ مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ فِيمَا بَيْنَهُمْ دُونَ الْحُكْمِ عَلَى ظَوَاهِرِهَا

اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے یہ الفاظ اس نوع سے تعلق رکھتے ہیں جس میں تمثیل اور تشبیہ کے الفاظ لوگوں کے محاورے کے مطابق استعمال کئے گئے ہیں لیکن اس کے ظاہر پر حکم عائد

نہیں کیا جائے گا

944 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ سَنَسَا، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:

943- إسنادہ صحیح، رجالہ رجال الصحیحین ما خلا أبا ثور. وأخرجه أحمد 4/182، والآجری فی الشریعة ص 317 و 386 عن الولید بن مسلم، والنسائی فی المصنوع من الکبریٰ کما فی التحفة 9/61 من طریق ابن المبارک، وابن ماجہ (199) فی القمعة: باب فیما أنکرت الجهمیة، وبن ابی عاصم فی السنة (219)، والبغوی فی شرح السنة (89) من طریق صدقة بن خالد، والحاکم 1/525 من طریق بشر بن بکر، و 2/289 من طریق ابن شاور، کلهم عن عبد الرحمن بن یزید بن جابر، بهذا الإسناد، وصرح الولید بن مسلم بسماعه من عبد الرحمن، فانثقت شبهة تدلیسه، وقال البوصیری فی مصباح الزجاجة ورقة 14/2: إسنادہ صحیح وصححه الحاکم، ووافقه الذہبی. وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو تقدم برقم (902). وعن أنس عند الترمذی (2140) فی القدر: باب ما جاء أن القلوب بین أصبعی الرحمن، وحسنه، وابن ماجہ (2834)، وابن ابی عاصم (225)، والآجری ص 317. وعن عائشة عند أحمد 6/91 و 251، وابن ابی عاصم (224)، والآجری ص 317. وعن أم سلمة عند أحمد 6/294 و 302، وابن ابی عاصم (223)، والآجری ص 316. وعن سبرة بن الفاکه عند ابن ابی عاصم (220). وعن ابی هريرة عنده (229). 944- إسنادہ صحیح، وقد تقدم برقم (269).

(متن حدیث): يَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ، مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرِضٌ فَلَمْ تَعُدَّهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي.

وَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، كَيْفَ اسْقَيْتُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا اسْتَسْقَاكَ فَلَمْ تَسْقِهِ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي.

يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعَمْتُكَ فَلَمْ تَطْعِمْنِي، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ اطْعَمْتُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا اسْتَطَعَمَكَ فَلَمْ تَطْعِمْهُ، أَمَا لَوْ أَنَّكَ اطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَلِكَ عِنْدِي.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے سے یہ فرمائے گا اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا لیکن تو نے میری عیادت نہیں کی تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں کیسے تیری عیادت کر سکتا ہوں تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے تو اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا کہ کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہیں کی تمہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کر لیتے تو اس کا اجر میرے پاس پالیتے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا تو نے مجھے پینے کے لئے پانی نہیں دیا تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں تجھے کیسے پینے کے لئے کچھ دے سکتا ہوں تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہیں علم نہیں ہے میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو تم نے اسے پانی نہیں دیا تھا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اگر تم اسے پانی پلا دیتے تو اس کا اجر و ثواب میرے پاس پالیتے۔

اے آدم کے بیٹے میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا۔

بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانا مانگا تھا تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا۔

اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے تو اس کا اجر و ثواب میرے پاس پالیتے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْهُدَايَةَ وَالْعَافِيَةَ وَالْوِلَايَةَ فِيمَنْ رَزَقَ آيَاهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے جو رزق اس نے عطا کیا ہے اس میں

ہدایت، عافیت اور ولایت کا سوال کرے

945 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ بُرَيْدَ بْنَ أَبِي مَرْيَمَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ:

(متن حدیث): قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مَا تَذَكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَذْكَرُ إِنِّي أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلْتُهَا فِي فِيَّ، فَانْتَزَعَهَا بِلُعَابِهَا، فَطَرَحَهَا فِي التَّمْرِ، وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ: اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِي مَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِي مَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِي مَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِي مَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِّي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ، قَالَ شُعْبَةُ وَأَطْنَةُ قَالَ: تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَبُو الْحَوْرَاءِ رِبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ السَّعْدِيُّ، وَأَبُو الْحَوْرَاءِ إِسْمُهُ: أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَهُمَا جَمِيعًا تَابِعِيَانِ بَصْرِيَّانِ

ابو حوراء سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کیا بات یاد ہے تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات یاد ہے ایک مرتبہ میں نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی تھی۔ اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کھجور کو لعاب سمیت باہر نکال دیا تھا اور انہیں کھجوروں میں رکھ دیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ دعا تعلیم دیا کرتے تھے۔

”اے اللہ! جنہیں تو نے ہدایت عطا کی ہے ان میں مجھے بھی ہدایت عطا کر اور جنہیں تو نے عافیت عطا کی ہے ان میں مجھے بھی عافیت عطا کر اور جن کا تو نگران ہے ان میں سے میرا بھی نگران بن جا تو نے جو کچھ عطا کیا ہے اس میں

945- إسناده صحيح، ومحمد: هو ابن جعفر الهذلي مولا هم البصري الملقب بغندر، وأخرجه أحمد 1/200 عن محمد بن جعفر، بهذا الإسناد. وأخرجه الطيالسي (1177) و (1179) عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/200 عن يحيى بن سعيد، والدارمي 1/373 في الصلاة: باب الدعاء في القنوت، عن عثمان بن عمر، كلاهما عن شعبة بهذا الإسناد. وأخرجه عبد الرزاق (4984)، والطبراني (2711) من طريق الحسن بن عمارة، عن بُريد، به. وأخرج القسم الأول أيضاً الطبراني (2710) من طريق عفان، عن شعبة، به. وأخرجه أحمد 1/200، والطبراني (2714)، عن أبي أحمد الزبيري، عن العلاء بن صالح، عن بُريد، به. وأخرج القسم الثاني الطبراني (2707) من طريق عمرو بن مرزوق، عن شعبة، بهذا الإسناد. وأخرجه أبو داود (1425) في الصلاة: باب القنوت في الوتر، والترمذي (464) في الصلاة: باب ما جاء في القنوت في الوتر، والنسائي 3/248 في قيام الليل: باب الدعاء في الوتر، والدارمي 1/373، والطبراني (2705)، والبخاري (640)، من طرق عن أبي الأحوص، عن أبي إسحاق السبيعي، عن بُريد، به. وأخرجه ابن أبي شيبة 2/300، وأحمد 1/200، وابن ماجه (1178) في الإقامة: باب ما جاء في القنوت في الوتر، والدارمي 1/373، والبيهقي في السنن 2/209، والطبراني (2701) و (2702) و (2703) و (2704) و (2706)، وابن الجارود (273)، من طرق عن أبي إسحاق، عن بُريد، به. وأخرجه أحمد 1/199، والطبراني (2712) وابن الجارود (272)، وابن نصر ص 135 كما في مختصر قيام الليل عن وكيع، عن يونس بن أبي إسحاق عن بُريد، به. وأخرجه النسائي 3/248 عن محمد بن سلمة، عن ابن وهب، عن يحيى بن عبد الله بن سالم، عن موسى بن عُبَيْدَةَ عن عَبْدِ اللَّهِ بن علي عن الحسن بن علي، به، وصححه الحاكم 3/172، وانظر الطبراني (2713).

میرے لئے برکت رکھ دے اور تو نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے بچالے۔
 بے شک تو فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاسکتا جس کا تو نگران ہو وہ ذلیل نہیں ہوتا۔“
 شعبہ نامی راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔
 ”تو برکت والا اور بلند و برتر ہے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) ابوالجوزاء ربیعہ بن شبان سعدی ہیں اور ابوالجوزاء کا نام اوس بن عبد اللہ ہے اور یہ دونوں حضرات تابعی ہیں اور دونوں بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلًّا وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ وَالرَّحْمَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالرِّزْقَ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے مغفرت رحمت ہدایت اور رزق کا سوال کرے
946 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوسَى الْجَهَنِيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

(متن حدیث): جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَّمَنِي كَلَامًا أَقُولُهُ، قَالَ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا، وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ، قَالَ: هُوَ لِأَيِّ رَبِّي، فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي. (1: 104)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كُلُّ مَا فِي هَذِهِ الْأَخْبَارِ: اللَّهُمَّ اهْدِنِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى، وَمَا يُشَبِّهُهَا مِنَ الْأَلْفَافِ إِنَّمَا أُرِيدُ بِهَا الثَّبَاتَ عَلَى الْهُدَى وَالزِّيَادَةَ فِيهِ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ يُؤْمِنَ الْمُؤْمِنُ بِسُؤَالِ الزِّيَادَةِ وَقَدْ هَدَاهُ اللَّهُ قَبْلَ ذَلِكَ

مصعب بن سعد بن وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے کلام کی تعلیم دیجئے جسے میں پڑھا کروں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو زیادہ حمد اللہ تعالیٰ کی ذات برعیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا وہ بلند و برتر اور عظیم ہے جو غالب اور حکمت والا ہے۔“
 اس شخص نے عرض کی: یہ کلمات تو میرے پروردگار کے لئے ہیں میرے لئے کیا ہوں گے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو۔
 ”اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے، تو مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور تو مجھے رزق عطا کر۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں): اس روایت میں جو یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں اے اللہ! تو مجھے ہدایت دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی مانند جو دیگر الفاظ ہیں۔ اس سے مراد ہدایت پر ثابت قدم رہنا اور اس میں اضافہ ہونا ہے، کیونکہ یہ بات ناممکن ہے، کوئی مومن اضافی ہدایت کا سوال کرے جبکہ اللہ اس سے پہلے اسے ہدایت دے چکا ہو۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ سُؤَالَ الرَّبِّ جَلًّا وَعَلَى الْمَعُونَةِ وَالنَّصْرِ وَالْهِدَايَةِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اپنے پروردگار سے

اعانت، مدد اور ہدایت کا سوال کرے

947 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسِ الْحَنْفِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: (متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: رَبِّ اَعْنِي وَلَا تَعْنِ عَلَيَّ، وَأَنْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَأَمْكُرْ لِي، وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ الْهُدَى لِي، وَأَنْصُرْنِي عَلَيَّ مِنْ بَعِي عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَاكِرًا، لَكَ ذَاكِرًا، لَكَ أَوَّاهًا، لَكَ مَطْوَأَعًا، لَكَ مُخْبِتًا أَوْ آهًا مَنِيبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَأَغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَكَبِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَأَسْأَلُ سَخِيمَةَ قَلْبِي. (5: 12)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے میرے پروردگار! تو میری اعانت کر تو میرے خلاف اعانت نہ کر، تو میری مدد کر، تو میرے خلاف مدد نہ کر، تو میرے حق میں خفیہ تدبیر کر، تو میرے خلاف خفیہ تدبیر نہ کر، تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور میرے لئے ہدایت پر ثابت قدم رہنا آسان کر دے اور جو شخص میرا مقابلہ کرتا ہے تو اس کے خلاف میری مدد کر۔ اے میرے پروردگار تو

947 - إسناده صحيح، موسى الجهني: هو موسى بن عبد الله، ويقال: ابن عبد الرحمن الجهني أبو سلمة الكوفي ثقة عابد من رجال مسلم، وأخرجه أحمد 1/185 عن عبد الله بن نمير ويعلى بن عبيد، بهذا الإسناد. وأخرجه مسلم (2696) في الذكر والدعاء: باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، عن أبي بكر بن أبي شيبة، عن ابن نمير، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد 1/180 عن يحيى بن سعيد، ومسلم (2696) من طريق علي بن مسهر، كلاهما عن موسى الجهني، به. (1) إسناده صحيح، رجاله رجال الصحيح، غير طليق بن قيس، وهو ثقة، سفیان: هو الثوري، وعبد الله بن الحارث. هو الزبيدي المعروف بالمكعب، وأخرجه أبو داود (1510) في الصلاة: باب ما يقول الرجل إذا سلم، عن محمد ابن كثير العبدى، بهذا الإسناد، وصححه الحاكم 1/519-520 ووافققه الذهبي. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/280، وأحمد 1/227، والترمذي (3551) في الدعوات: باب في دعاء النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والنسائي في، عمل اليوم والليلة (607)، وابن ماجه (3830) في الدعاء: باب دعاء رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، والبخاري في الأدب المفرد (664) و (665)، والبيهقي في شرح السنة (1375)، من طرق عن سفیان، به، وهو في السنة (384) لابن أبي عاصم من طريق سفیان مختصراً،

مجھے اپنا شکر گزار بنا دے اور اپنا ذکر کرنے والا بنا دے اپنا فرمانبردار بنا دے اپنا اطاعت کرنے والا بنا دے اور اپنی بارگاہ کی طرف رجوع کرنے والا اور تواضع و انکساری کرے والا اور فرمانبردار بنا دے۔ اے میرے پروردگار! تو میری توبہ کو قبول کر لے میری خطا کو دھو دے میری دعا کو قبول کر لے۔ میری حجت کو ثابت کر دے میرے دل کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ میری زبان کو ٹھیک رکھ اور مجھے دل کی خرابیوں سے محفوظ رکھ۔“

ذِكْرُ الْخَبْرِ الْمُدْحِضِ قَوْلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هَذَا الْخَبَرَ لَمْ يَسْمَعَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

اس روایت کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کو غلط ثابت کرتی ہے، جو اس بات کا قائل ہے

عمر و بن مرہ نامی راوی نے یہ روایت عبد اللہ بن حارث سے نہیں سنی ہے

948 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَعْلَمُ، قَالَ: حَدَّثَنِي طَلِيقُ بْنُ قَيْسِ الْحَنْفِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو، فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اعْنِنِي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ، وَأَنْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَأَمْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ لِي الْهُدَى، وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَرًا، لَكَ ذِكْرًا، لَكَ مَطْوَعًا، لَكَ مَحْبَبًا، لَكَ أَوْ آهًا مُبِيبًا، رَبِّ اِقْبَلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَتَبِّتْ حُجَّتِي، وَسِدِّدْ لِسَانِي، وَأَسْأَلُ سَخِيمَةَ قَلْبِي. (5: 12)

(توضیح مصنف): قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ أَبُو صَالِحٍ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ أَبُو يَعْلَى إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ.

✿✿ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے ہوئے یہ کہا کرتے تھے:

”اے اللہ! تو میری اعانت کر، تو میرے خلاف اعانت نہ کرنا، تو میری مدد کر، تو میرے خلاف مدد نہ کر، تو میرے حق میں خفیہ تدبیر کر، تو میرے خلاف تدبیر نہ کر، تو مجھے ہدایت عطا کرے اور میرے لئے ہدایت کو آسان کر دے اور جو شخص میرے خلاف آتا ہے، تو اس کے خلاف میری مدد کر اے اللہ! مجھے اپنا بہت زیادہ شکر کرنے والا، بہت زیادہ ذکر کرنے والا، اپنا بہت زیادہ فرمانبردار، اپنی طرف رجوع کرنے والا اپنا مطیع و فرمانبردار بنا دے۔ اے میرے پروردگار! تو میری توبہ کو قبول کر لے اور میری خطاؤں کو دھو دے۔ میری حجت کو ثابت کر دے۔ میری زبان کو سیدھا رکھ اور میرے دل کی بیماریوں کو ختم کر دے۔“

(امام ابن حبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: محمد بن یحییٰ بن سعید ابوصالح کے حوالے سے امام ابو یعلیٰ نے صرف یہی حدیث ہمیں

سنائی ہے۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا الْعَافِيَةَ فِي أُمُورِهِ كُلِّهَا

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے

وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام امور میں عافیت کا سوال کرے

949 - سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ سَلَمٍ بَيَّنَّ الْمَقْدِسِ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عَمَّارٍ، يَقُولُ:

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَيُّوبَ بْنَ مَيْسَرَةَ بْنَ حَلْبَسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ:

سَمِعْتُ بَسْرَ بْنَ أَرْطَاةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَافِيَتَنَا

فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْأُخْرَةِ.

وَأَخْبَرَنَا هُ الشُّوفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ مَيْسَرَةَ بِإِسْنَادِهِ

وَقَالَ: عَافَيْتَنَا بِالْقَافِ. (5: 12)

ﷻ حضرت بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”اے اللہ! تمام امور میں ہماری عافیت کو اچھا کر دے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچالے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں لفظ ”عافیت“ کی بجائے لفظ ”عاقبت“ منقول ہے جو ”ق“

کے ساتھ ہے۔

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِسُؤَالِ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا الْعَافِيَةَ، إِذْ هِيَ خَيْرٌ مَا يُعْطَى الْمَرْءُ بَعْدَ التَّوْحِيدِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا جائے، کیونکہ توحید کے بعد انساں

کو ملنے والی یہ سب سے بہترین چیز ہے

950 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيَّ

949- إسنادہ صحیح، وهو مکرر ما قبله، وأخرجه أحمد 1/227. وأبو داود (1511)، والنسائی (607)، من طریق یہ

القطان، بهذا الإسناد.

950- أيوب بن ميسرة بن حلبس، روى عنه ابنه محمد وغيره، وذكره المؤلف في الثقات. وأخرجه أحمد 181

والطبراني (1196) عن الهيثم بن خارجه، عن محمد ابن أيوب، به. وأخرجه الطبراني (1197) من طريق هيثم بن خارجه، عن ع

ابن علق، عن يزيد بن عبيدة، عن مولى لآل بسر، عن بسر بن أرتاة، وزاد. وقال. من كان ذلك دعاء. مات قبل أن يصيبه ال

وأخرجه الطبراني (1198) والحاكم في المستدرک 3/591 من طريق محمد بن المبارك الصوري. وذكره الهيثمي في ما

الزوائد 10/178، وقال رواد أحمد، والطبراني، وزجال أحمد، وأحد أسانيد الطبراني ثقات.

بُنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ الْحَارِثِ السَّهْمِيَّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:
 (متن حدیث): سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ، رِضْوَانَ اللَّهِ عَلَيْهِ، عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَوْمَ عَامَ أَوَّلِ يَقُولُ، ثُمَّ اسْتَعْبَرَ أَبُو بَكْرٍ رِضْوَانَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَبَكَى، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَنْ تَوُتُوا شَيْئًا بَعْدَ كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ مِثْلَ الْعَافِيَةِ، فَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ.

(104:1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ
 کہتے ہیں میں نے آج سے ایک سال پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آج کے دن یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا اس کے بعد حضرت
 پھر فرماتے تھے۔

پھر انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا۔

”کلمہ اخلاص کے بعد تمہیں عافیت جیسی اور کوئی چیز نہیں دی گئی تو تم لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔“

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِتَقْرِيبِ الْعَفْوِ إِلَى الْعَافِيَةِ عِنْدَ سُؤْلِهِ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا لِمَنْ سَأَلَهَا

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ عافیت کے ساتھ عفو کو بھی ساتھ ملا لیا جائے، جب بندہ اللہ تعالیٰ

سے عافیت کا سوال کرنے پھر یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو اس کا سوال کرتا ہے

951 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجَمْحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ:

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَهْضَمٍ مُوسَى بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

(متن حدیث): أَنَّهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَسْأَلُ اللَّهَ؟، قَالَ: سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، ثُمَّ قَالَ: مَا أَسْأَلُ

اللَّهِ؟ قَالَ: سَلِ اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ. (104:1)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے کیا چیز مانگوں؟
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو۔“

انہوں نے پھر دریافت کیا: میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو۔

951- وأخرجہ النسائی فی و عمل الیوم واللیلة (886) عن محمد بن رافع. وأخرجہ النسائی (887) عن محمد بن رافع
 أيضاً بالإسناد المذكور. وأخرجہ النسائی (888) عن محمد بن علی بن الحسین. وسیورده المؤلف مطولاً برقم (952) من طریق
 أوسط بن عامر البجلي، عن أبي بكر. ويخرج من طريقه هناك. وأخرجہ الحاكم 1/529 عن طريق مسند، عن عبد الواحد بن زياد،
 وصححه الحاكم على شرط البخاری ووافقه الذهبي. وأخرجہ ابن أبي شيبة 10/206 عن ابن فضيل، وأحمد 1/209، ومن طريقه
 الطيالسي 1/257، عن حسين بن علي، عن زائدة، والبخاری فی الأدب المفرد (726) عن فروة، عن عبيدة، والترمذی (3514) فی
 الدعوات، عن أحمد بن منيع.

ذِكْرُ الْأَمْرِ بِسُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ جَلًّا وَعَلَى الْيَقِينِ بَعْدَ الْمَعَاوَةِ

اس بات کا حکم ہونے کا تذکرہ کہ بندہ اپنے پروردگار سے معافات کے بعد یقین کا بھی سوال کرے
952 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ،
 قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ أَوْسَطَ بْنِ عَامِرِ
 الْبَجَلِيِّ،

(متن حدیث): قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يَخْطُبُ
 النَّاسَ وَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ أَوَّلٍ فَحَقَّقْتُهُ الْعَبْرَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا
 النَّاسُ، سَلُوا اللَّهَ الْمَعَاوَةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِثْلَ الْيَقِينِ بَعْدَ الْمَعَاوَةِ، وَلَا أَشَدَّ مِنَ الرَّيْبَةِ بَعْدَ الْكُفْرِ، وَعَلَيْكُمْ
 بِالصِّدْقِ فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّهُ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ. أَرَادَ
 بِهِ مَرْتَبَتَهُمَا لَا نَفْسَهُمَا. (1: 104)

✽✽ اوسط بن عامر بجلی یہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد مدینہ منورہ آیا تو میں نے حضرت
 ابوبکر رضی اللہ عنہما کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے پایا۔ انہوں نے فرمایا: گزشتہ سال نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے۔ (یہ
 بات انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی)

لیکن وہ ہر مرتبہ درمیان میں رونے لگ پڑتے تھے۔ پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے معافات مانگو کیونکہ کسی بھی شخص کو معافات کے بعد یقین جیسی (یہاں ہونا یہ چاہئے کہ یقین
 کے بعد معافات جیسی) کوئی چیز نہیں دی گئی اور کفر کے بعد شک سے زیادہ شدید اور کوئی چیز نہیں ہے اور تم پر سچائی کو
 اختیار کرنا لازم ہے۔“

952- إسناده قوي، وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (883) عن إسحاق بن إبراهيم، بهذا الإسناد. وأخرجه أحمد
 1/8 عن عبد الرحمن بن مهدي، بهذا الإسناد. وأخرجه الحميدي (2)، والنسائي (881)، وأبو بكر المروزي في مسند أبي بكر
 (94) من طريق الوليد بن مسلم، والنسائي (880) عن يحيى بن عثمان. وأخرجه الحميدي (7) عن عبد الرحمن بن زياد
 الرصاصي، وأحمد 1/3 عن محمد بن جعفر، و 1/5 عن هاشم، و 1/7 عن روح، والنسائي (882) عن علي بن الحسين، عن أمية بن
 خالد، وأبو بكر المروزي (92) عن أحمد بن علي، عن علي بن الجعد، و (93) عن أحمد بن علي، عن أبي خيثمة، عن وهب بن
 جرير، و (95) عن أحمد بن علي، عن عبيد الله بن عمر القواريري، عن غندر، وابن ماجه (3849) في الدعاء، عن أبي بكر وعلي بن
 محمد، عن عبيد بن سعيد، كلهم عن شعبة. وصححه الحاكم 1/529 من طريق بشر بن بكر، عن سليم بن عامر، به، ووافقه الذهبي.
 وقال الهيثمي في المجمع. 10/173: رواه أحمد، ورجال رجال الصحيح غير أوسط، وهو ثقة. وأخرجه البخاري في الأدب
 المفرد (724) عن آدم، عن شعبة، عن سويد ابن حجير عن سليم، به. وأخرجه النسائي (879) من طريق لقمان بن عامر،

کیونکہ یہ نیکی کی طرف لے کر جاتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے کر جاتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مراد ان کا ارتکاب کرنے والا شخص ہے ان کا وجود مراد نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْأَخْبَارِ عَمَّا يَسْتَعْمِلُهُ ...

اس بات کی اطلاع کا تذکرہ کہ آدمی جو عمل کرتا ہے (محشی نے یہ وضاحت کی ہے یہاں اصل

مسودے میں تقریباً سات الفاظ مٹے ہوئے ہیں)

953 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ، حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(متن حدیث): أَنَّ جِبْرِيلَ رَقَاهُ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ كُلِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ وَسَمٍّ، وَاللَّهُ يَشْفِيكَ.

حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ جب نبی اکرم ﷺ کو بخار تھا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو دم کیا انہوں نے یہ کلمات پڑھے:

”میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آپ کو ہر اس بیماری سے بچنے کا دم کر رہا ہوں جو آپ کو اذیت دیتی ہے اور ہر حاسد کے حسد سے بچنے کے لئے اور (نقصان پہنچانے والی) نظر اور زہر سے بچاؤ کے لئے آپ کو دم کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا کرے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ جَلَّ وَعَلَا التَّفْضُلَ عَلَيْهِ بِمَغْفِرَةِ أَنْوَاعِ ذُنُوبِهِ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرتے ہوئے اس کے مختلف قسم کے گناہوں کی مغفرت کر دے

954 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْمَشْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: (متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِّي، وَهَزْلِي، وَخَطِيئِي، وَعَمْدِي، وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي. (5: 12)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! تو میری کوشش (یا سنجیدگی) میرے مذاق میری خطا میرے جان بوجھ کے کرنے اور میری طرف سے ہونے والی ہر چیز کی مغفرت کر دے۔“

ذِكْرُ مَا أُبِيحَ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ رَبَّهُ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِهِ بِلَفْظِ التَّمْثِيلِ
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مباح قرار دی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہوئے تمثیل کے الفاظ استعمال کرنے

955 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَقِيبَةُ بْنُ مَصْقَلَةَ، عَنْ مَجْرَافَةَ بْنِ زَاهِرِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ بِالتَّلَجِ وَالتَّبَرِّدِ وَالتَّمَاءِ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ مِنَ الدَّنَسِ. (5: 12)

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! تو برف اولوں اور پانی کے ذریعے مجھے ذنوب سے پاک کر دے۔ اے اللہ! تو مجھے ذنوب سے یوں پاک کر دے جس طرح میل سے کپڑے کو پاک کیا جاتا ہے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يُقَدِّمَ قَبْلَ هَذَا الدُّعَاءِ التَّحْمِيدَ لِلَّهِ جَلَّ وَعَلَا
اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کیلئے یہ بات مستحب ہے وہ اس دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے

953- وأخرجه ابن أبي شيبة 10/205 عن يحيى بن أبي كثير، وأحمد 1/3، وأبو بكر المروزي (47)، والترمذي (3558) في الدعوات، من طريق أبي عامر العقدي، والبغوي في شرح السنة (1377) من طريق يحيى بن أبي بكير، كلهم عن زهير بن محمد، عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن معاذ بن رفاعه، عن أبيه، عن أبي بكر. وسنده حسن. وأخرجه أحمد 1/9، ومن طريقه النسائي (885) عن بهز بن أسد، عن سليم بن حبان، عن قتادة عن حميد بن عبد الرحمن، عن عمر، عن أبي بكر. وأخرجه أحمد 1/8 عن وكيع، و 1/11 عن سفیان، كلاهما عن عمرو بن مرة، عن أبي عبيدة، عن أبي بكر. وأخرجه النسائي (884) من طريق جبير بن نفير، عن أبي بكر. وأخرجه ابن أبي شيبة 10/205 من طريق يحيى بن جعدة، عن أبي بكر. وتقدم برقم (950) من طريق أبي هريرة، عن أبي بكر.. وفي الباب ما يقويه من حديث أبي سعيد الخدري عند مسلم (2186)، والترمذي (972)، وابن أبي شيبة 10/317، وعن عائشة عند مسلم (2185)، وعن أبي هريرة عند ابن ماجه (3524)، وفيه عاصم بن عبيد الله العسري، وهو ضعيف. (1) حديث صحيح، شريك: هو ابن عبد الله النخعي الكوفي القاضي سبيء الحفظ، لكنه متابع، وباقي رجاله ثقات. وأخرجه أحمد 4/417 من طريق أبي أحمد الزبيری، وابن أبي شيبة 10/281 من طريق محمد بن عبد الله الأسدي، كلاهما، عن شريك، به وأخرجه البخاري (6399) في الدعوات: باب قول النبي: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، وفي الأدب المفرد (689) عن محمد بن المشي

956 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ:

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَجْزَأَةَ بِنِ زَاهِرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ:

(متن حدیث): كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلءَ

الْأَرْضِ، وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالطَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنْ ذُنُوبِي

كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ. (5: 12)

✽✽ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے جو آسمانوں کو بھر دے اور جو زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے

بھر دے تو مجھے برف اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کر دے اے اللہ! تو مجھے گناہوں سے یوں پاک کر دے

جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔“

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ الرَّبَّ جَلَّ وَعَلَا الْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِهِ،

وَأَنْ كَانَ فِي لَفْظِهِ اسْتِقْصَاءٌ

اس بات کا تذکرہ کہ آدمی کے لئے یہ بات مستحب ہے وہ اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی

مغفرت طلب کرے اگرچہ اس کے الفاظ میں استقصاء ہو

957 - (سند حدیث): أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي اسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

956- إسنادہ صحیح، رجالہ رجال البخاری ما عدا ابراہیم بن یزید، وهو صدوق. وأخرجه النسائی 1/199 فی الطہارۃ:

باب الاغتسال بالماء البارد. (3) إسنادہ صحیح علی شرط الشیخین وأخرجه أبو داؤد الطیالسی (824) عن شعبۃ، بہ.

957- وأخرجه أحمد 4/354 عن محمد بن جعفر وحجاج وروح، ومسلم (476) (204) فی الصلاة: باب ماذا یقول إذا

رفع رأسه من الركوع من طریق محمد بن جعفر، والنسائی 1/198 فی الطہارۃ: باب الاغتسال بالثلج، من طریق بشر بن المفضل،

والبخاری فی الأدب المفرد (684) من طریق آدم، جمیعہم عن شعبۃ، بہ. وأخرجه البخاری فی الأدب المفرد (676) من طریق

عبد اللہ بن محمد، عن ابی عامر، عن اسرائیل، عن مجزأة، بہ. ونصفہ الأول اللهم لك الحمد.. من شیء بعد أخرجه ابن ابی شیبۃ

2/247، ومن طریقہ مسلم (476) (202)، وأخرجه أحمد 4/381، كلاهما (ابن ابی شیبۃ وأحمد) عن ابی معاویۃ عن الأعمش،

عن عبید بن الحسن، عن ابن ابی أوفی. وأخرجه أبو داؤد الطیالسی 1/256، ومسم (476) (203) عن شعبۃ، عن عبید بن الحسن،

عن ابن ابی أوفی. وأخرجه أحمد 4/356 عن ابی نعیم، عن مسعر، عن عبید بن الحسن، عن ابن ابی أوفی. ونصفہ الآخر اللهم

طهرنی بالثلج.. أخرجه ابن ابی شیبۃ 10/213 من طریق یحیی بن ابی بکیر، عن شعبۃ، بہ. وأخرجه أحمد 4/381 عن إسماعیل،

عن لیث عن مدرک، عن ابن ابی أوفی. وأخرجه الترمذی (473) فی الدعوات: باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم.